قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 19 نومبر 2022ء | 23 ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 19 نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 253

ارشاد باری تعالیٰ

کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ ؕ وَلَوۡ اٰمَنَ اَہۡلُ الۡکِتٰبِ لَکَانَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ مِنۡہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَکۡثَرُہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

(آل عمران: 111)

ترجمہ: تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور امر بالمعروف کرو اور تم ضرور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرو۔ ورنہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے اور عذاب نازل ہونے کے بعد تم دعا کروگے مگر تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(ترمذی ابواب الفتن۔ باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

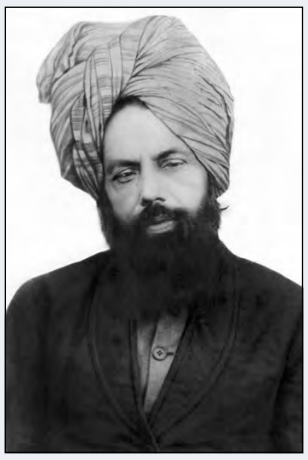

- زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امرِ حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ (آل عمران: 115) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 281-282 ایڈیشن 1988ء)

- قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رِجس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے: فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ﴿۳۱﴾ (الحج: 31) دیکھو! یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمّع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دُور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت اُن کو ہو گی۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 266 ایڈیشن 1988ء)

فرمان خلیفۂ وقت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ یعنی ہم لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، بہترین لوگ ہیں اور اب جبکہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبریوں کے مطابق آنے والے مسیح اور مہدی کو بھی مان لیا ہے جس نے اسلام کی بھولی ہوئی تعلیم کو دوبارہ ہم میں رائج کیا تو اس مسیح موعود کو ماننے کے بعد ہم یقیناً بہترین لوگ ہیں۔ کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک تمام انبیاء کو مان کر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کا اعلان کیا ہے تو اس اعلان کے بعد ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس اعلان کے ساتھ کہ ہم احمدی مسلمان ہیں ہماری ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بہترین امت کہلاتے ہو اس لئے کہ دوسروں تک تم نیکیوں کا پیغام پہنچاتے ہو اور ان کو برائیوں سے روکتے ہو اور دوسروں کے بارے میں بھی ہمیشہ نیک سوچ رکھتے ہو۔

(خطبہ جمعہ 6/ مئی 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- کامیاب دورۂ امریکہ کے بارے میں چند اشعار (منظوم)
- صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے (حضرت مسیح موعودؑ)
- دلچسپ و مفید واقعات و حکایات
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء
- ہومیو دُنیا میں ممکنہ حیرت انگیز پیش رفت
- کسور و جبیل
- سو سال قبل کا الفضل

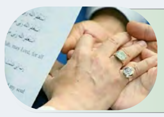

دربارِ خلافت

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ کسی گناہ کو بھی انسان چھوٹا نہ سمجھے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہماری عملی اصلاح انہی چند باتوں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ اسلام کی تعلیم کے تو بے شمار پہلو ہیں۔ بے شمار احکامات ہیں جو قرآنِ کریم نے ہمیں دیئے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تعلیم میں ہماری اصلاح کے لئے بڑا واضح فرمایا ہے کہ:

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے، وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پس ہمارے لئے یہ بڑا خوف کا مقام ہے اور ہمیں اپنا ہر عمل اور ہر قدم بہت سوچ سمجھ کر کرنے اور اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبوں میں بھی کہہ چکا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد قرآنِ کریم کی حکومت کو ہم پر لاگو کروانا تھا، اُسے قائم کرنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور آپ کی سنّت پر ہمیں چلانا تھا اور اس مقصد کے حصول کے لئے آپ علیہ السلام نے ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم ایمانداری سے اپنے جائزے لیں تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ یہ باتیں سن کر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں، کچھ دن کے لئے تو ہماری عملی اصلاح ہوتی ہے اور پھر واپس اپنی اُسی ڈگر پر ہم میں سے اکثر چلنا شروع کر دیتے ہیں جس پر پہلے تھے۔ پس ہم اُس گڈے کی طرح ہیں جس کی مثال مَیں گزشتہ خطبوں میں بھی دے چکا ہوں۔ جس پر جب تک ڈھکنے کا دباؤ پڑا رہے، بند رہتا ہے اور ڈھکنا کھلتے ہی سپرنگ اُسے اچھال کر باہر پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح جب تک ایک موضوع پر مسلسل نصیحت کی جاتی رہے اکثر لوگوں پر اثر رہتا ہے اور جب ان نصیحتوں اور توجہ کا دباؤ ختم ہوتا ہے تو پھر نفس کا سپرنگ یا برائیوں کا سپرنگ کسی نہ کسی برائی کو اچھال کر پھر ظاہر کر دیتا ہے۔ کئی مخلصین نے گزشتہ خطبوں کے بعد مجھے لکھا کہ ہم کوشش بھی کر رہے ہیں اور دعا بھی، اور آپ بھی دعا کریں کہ ان خطبات کے زیرِ اثر بہت سی برائیوں کا گڈا جو ڈبے میں بند ہوا ہے یہ بند ہی رہے اور کچھ عرصے بعد باہر نہ نکل آئے۔ بہرحال ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا وجہ ہے کہ یہ جیک (Jack) یا گڈا بار بار اُس سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی بھی چیز کی اصلاح تبھی ہو سکتی ہے اور اصلاح کی کوشش کے مختلف ذرائع تبھی اپنائے جا سکتے ہیں جب اس کی وجوہات معلوم ہوں، اسباب معلوم ہوں تا کہ اُن وجوہات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر وجہ قائم رہے تو عارضی اصلاح کے بعد پھر برائی عَود کرے گی، واپس آئے گی۔ اس پہلو سے جب مَیں نے غور کیا اور مزید پڑھا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک تجزیہ مجھے ملا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقِ تحریر اور تقریر کی یہ خوبی ہے کہ ممکنہ سوال اُٹھا کر اُن کا حل بھی مثالوں سے بتاتے ہیں۔ قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی روشنی میں جس طرح آپ مسئلے کا حل بتاتے ہیں، اس طرح اور کہیں دیکھنے میں نہیں آتا۔ بہرحال اس وجہ سے میں نے سوچا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات سے ہی استفادہ کرتے ہوئے اُس کی روشنی میں ان وجوہات کو بھی آپ کے سامنے بیان کروں۔ اعمال کی اصلاح کے بارے میں جو چیزیں روک بنتی ہیں یا اثر انداز ہوتی ہیں، اُن میں سے سب سے پہلی چیز لوگوں کا یہ احساس ہے کہ کوئی گناہ بڑا ہے اور کوئی گناہ چھوٹا۔ یعنی لوگوں نے خود ہی یا بعض علماء کی باتوں میں آ کر اُن کے زیرِ اثر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بعض گناہ چھوٹے ہیں اور بعض گناہ بڑے ہیں اور یہی بات ہے جو عملی اصلاح میں روک بنتی ہے۔ اس سے انسان میں گناہ کرنے کی دلیری پیدا ہوتی ہے، جرأت پیدا ہوتی ہے۔ برائیوں اور گناہوں کی اہمیت نہیں رہتی۔ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ چھوٹا گناہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یا اس کی سزا اتنی نہیں ہے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 17 صفحہ 339 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اُس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اُس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دُکھ نہ اُٹھایا جاوے، بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر ’’یعنی چھوٹے گناہ‘‘ سہل انگاری سے کبائر ’’یعنی بڑے گناہ‘‘ ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 7 ایڈیشن 2003ء)

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ کسی گناہ کو بھی انسان چھوٹا نہ سمجھے۔

(خطبہ جمعہ 13/ دسمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

کامیاب دورۂ امریکہ کے بارے میں چند اشعار

مرے آقا! خدا کے فضل سے ہیں کامراں آئے
پیامِ حق سنا کر ہر طرف سے شادماں آئے

کیا اسلام کے چہرے کو روشن ہر کنارے پر
محمدؐ کے محاسن کو فروزاں کر کے واں آئے

دیا درسِ محبت اور اُخوت میرے آقا نے
نصیحت ہر طرح فرما کے میر کارواں آئے

خدا کے گھر کیے تعمیر امریکہ کے شہروں میں
نظارہ دیکھنے یہ احمدی پیر و جواں آئے

عطا کی ہے انہیں مولا نے حکمت بھی، فراست بھی
وہاں پر ہر جگہ دے کر وہ حکمت کے بیاں آئے

خدا کی خاص رحمت سے خلافت ہے ملی ان کو
خدا کے شیر بن کر وہ بہادر پہلواں آئے

ہمارے واسطے لازم ہے کہ طاعت کریں اس کی
وہ بن کر ڈھال سب کے واسطے ہیں مہرباں آئے

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

اداریہ

صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مفتی محمد صادقؓ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) بیان کرتے ہیں کہ 1895ء میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ علیہ السلام کے کلمات طیبات کاغذ پر نوٹ کر کے لاہور لے آتا اور احمدیوں کو سنایا کرتا۔ ان کلمات طیبات میں سے جو چیزیں آپؑ نے بیان فرمائیں ان میں سے زیرعنوان یہ فقرہ ہے کہ **’’صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے۔‘‘**

مکرم ایڈیٹر صاحب البدر لکھتے ہیں کہ یہ نصیحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند لوگوں (جن میں محمد نواب خان صاحب تحصیل دار بھی شامل تھے) کی بیعت لینے کے بعد اپنے خطاب میں فرمائی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

’’نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے یہ دھوکہ ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راست بازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 5 ایڈیشن 1984ء)

خود احتسابی پر خاکسار کے چند ایک آرٹیکلز اس سے قبل الفضل آن لائن کا حصہ بن چکے ہیں اور بے شمار آرٹیکلز اور اداریوں میں اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر سرسری طور پر یا ثانوی طور پر ذکر کر آیا ہوں۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کلمہ طیبہ پر اس لیے طبع آزمائی کرنے جا رہا ہوں کہ یہ نصیحت دراصل آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فعل کی تصدیق و تائید کر رہی ہے کہ میں روزانہ سوتے وقت دن بھر کے اعمال کا جائزہ لیتا ہوں۔

ایک انسان کو اپنی زندگی میں اپنا جائزہ لینے اور محاسبہ کرنے کے بہت سے اوقات یا ادوار آتے ہیں جیسے ہر شمسی و قمری سال میں داخلے کے وقت، رمضان المبارک کا مبارک مہینہ، عیدین، طلباء کے لئے نئے سال میں ترقی اور دیگر عہدوں پر ترقی کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ اپنا جائزہ لینے کی ایک بہت ہی کارآمد گھڑی یا ساعت وہ ہے جب انسان رات کو عارضی طور پر اپنے اوپر موت وارد کرنے لگتا ہے یعنی سونے لگتا ہے اور یہی وہ گھڑی ہوتی ہے جب انسان بسا اوقات پرانی یادوں کے دریچوں میں کھو جاتا ہے اور مستقبل کے سہانے خوابوں کی دنیا میں آ آباد ہوتا ہے۔ یہی وہ اہم گھڑی ہے جب انسان اپنا خود ممتحن بن کر امتحان لیتا ہے اور خود ہی مارکنگ کرتا ہے اسے self-examine یا خود احتسابی بھی کہتے ہیں۔ خود احتسابی کیلئے یہ پیریڈ اس لیے اہم ہوتا ہے کہ انسان کو دن بھر اپنے کیے (کام) مستحضر بھی ہوتے ہیں اور محاسبہ کرنا آسان ہوتا ہے۔ ویسے تو انسان کی طبیعت اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ جب بھی وہ قدم اُٹھاتا ہے یا کوئی غلط کام کر بیٹھتا ہے تو اسے اسی وقت احساس ندامت ہو جاتا ہے اور محاسبہ کا احساس ہونے لگتا ہے لیکن چونکہ اس وقت زندگی کا پہیہ چل رہا ہوتا ہے اور ایک کام کے بعد اگلا کام انتظار کر رہا ہوتا ہے اس لیے احتساب کا وقت اس طرح میسر نہیں ہوتا جتنا رات کو جب انسان خالی الذہن ہو کر سوچ و بچار کرتا اور اپنے غلط کیے پر نادم ہوتا ہوا اپنے اللہ سے معافی مانگتا ہے اور آئندہ نئے ارادوں اور جذبوں کے ساتھ بہتری کی طرف آگے بڑھنے کا عزم کرتا ہے۔

جہاں تک مجموعی طور پر خود احتسابی کے مضمون کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کو مخاطب ہو کر وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ (الحشر:19) (کہ ہر جان نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے) کہتے ہوئے خود احتسابی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جبکہ سورۃ البقرہ آیت 285 میں یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ کہہ کر احتساب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف لی ہے کہ اللہ تمہارے ہر کردنی اور ناکردنی کے بارے میں محاسبہ کرے گا۔ دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دانا قرار دیا ہے جو اپنا محاسبہ ساتھ ساتھ کرتا چلا جاتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے نیک اعمال بجا لاتا چلا جاتا ہے۔

(ترمذی کتاب صفة القیامته و الرقائق)

اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا یہ قول تو ایک مومن کو ہر وقت بیدار رکھتے ہوئے محاسبہ نفس کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ حَاسِبُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تُحَاسَبُوۡا

(ترمذی کتاب صفة القیامة والرقائق)

اپنا محاسبہ کر و قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ ایک اور مقام پر وَزِنُوۡا أَنۡفُسَکُمۡ قَبۡلَ أَنۡ تُوۡزَنُوۡا کے الفاظ ملتے ہیں جس کے معنی ہیں کہ اپنے نفس کو ماپ تول کر رکھو قبل اس کے کہ تمہارا ماپ تول کیا جائے۔

دوبارہ اپنے اصل مضمون کہ ہر شام کو محاسبہ کر لینا چاہئے کی طرف لوٹتے ہوئے حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ایک ارشاد تحریر میں لاتا ہوں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ

صوفیاء نے لکھا ہے آدمی کو چاہئے ہر شام کو سوتے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ میں نے جو کام کئے وہ لہو ولعب تو نہ تھے۔

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 345)

اور اپنے متعلق آپؓ فرماتے ہیں کہ

میری تو یہ حالت ہے کہ میں جمعہ کے لئے نہا رہا تھا۔ نفس کا محاسبہ کرنے لگا اور اس خیال میں ایسا محو ہوا کہ بہت وقت گزر گیا۔ آخر میری بیوی نے مجھے آواز دی کہ نماز کا وقت تنگ ہوتا جاتا ہے۔ اگر میری بیوی مجھے یاد نہ دلاتی تو ممکن تھا اسی حالت میں شام ہو جاتی۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 438-439)

(ابوسعید)

بقیہ: ہومیو دُنیا میں ممکنہ حیرت انگیز پیش رفت...... از صفحہ 11

کرائیں

- دست، پیچش: آر نمبر: 4
- بے خوابی: آر نمبر: 14
- شیاٹیکا (لنگڑی کا درد) آر نمبر: 70۔ 71 دونوں استعمال کرائیں
- الرجی پولن، سانس کی تکلیف آر نمبر: 84
- السر معدہ، گیس تیزابیت: آر نمبر 5۔ 90
- موسمی بخار، فلو، کھانسی، نزلہ: آر نمبر 1۔ 6۔ 9 تینوں ملا کر
- ہائی بلڈ پریشر: آر نمبر: 12۔ 85
- پتھری گردہ: آر نمبر: 27
- پراسیٹیٹ: آر نمبر: 25
- پیٹ کے کیڑے: آر نمبر: 56
- جنسی کمزوری: آر نمبر: 41
- شوگر (ڈائی بی ٹیز): آر نمبر 40۔ 130 دونوں استعمال کرائیں۔
- کولیسٹرول: آر نمبر: 79
- گُردوں کی خرابی، سوجن ورم: آر نمبر 58
- بھول جانا، نسیان ڈی مینشیا آر نمبر: 54
- انجائنا (دردِ دل): آر نمبر: 2
- انتڑیوں کی ہر قسم کی تکالیف: 7۔ 37 دونوں ملا کر

آپ کسی بھی پاکستانی یا باہر کی کمپنی کی پیٹنٹ دوا کو ہومیو فلاسفی کے تحت پوٹینٹائز کر کے مقدار میں بڑھا سکتے ہیں، یہ آپکا حق ہے اس طرح آپ کو بھی فائدہ ہو گا، کمپنی کو بھی فائدہ ہو گا اور عوام الناس کو بھی۔ مگر اسکی کاپی کر کے دھوکہ دینا اور بیچنا اخلاقی اور قانونی طور پر غلط ہو گا کیونکہ اس طرح دوا ساز ادارے کو نقصان ہو گا جو نہیں ہونا چاہئے۔ آپ معمولی سی محنت کرنے سے ہومیو اور بائیو کیمک ادویات بہت بڑی مقدار میں اور پہلے سے زیادہ موثر تیار کر سکتے ہیں۔

ساری دُنیا کو ہم ان موثر انتہائی سستے مگر کم ترین ضرر رساں ادویات کی مدد سے شفا سے بھر سکتے ہیں، ایک دوا جو خواہ سنگل ہو یا مرکب وہ اس طریقہ سے بڑھانے سے مدتوں ختم نہ ہو گی، اور سینکڑوں ہزاروں لوگوں کا علاج کر سکیں گے بفضلِ خدا عام اور روزمرّہ کی امراض کو ابتداً ہی گھر پہ ختم کر سکتے ہیں، حکومتوں کے بھاری بھرکم بجٹ جو محکمہ ہائے صحت کی نذر ہو جاتے ہیں، قدرتی دوائیں تیار کرنے والے اداروں، قدرتی کھانوں کے تیار کرنے والے مثالی ریسٹورانوں پر صرف کر سکتے ہیں، یا قدرت کے وضع کردہ قوانین کے تابع زندگی گزارنے کی تعلیم دینے والے اداروں پر خرچ کر سکتے ہیں، فی زمانہ دُنیا میں مرض و بیماری اس قدر بڑھ چکی ہے کہ محکمہ ہائے صحت سے بے قابو ہو رہی ہے، عالمی سطح پر صحت کے مسائل کا حل صرف قوانینِ قدرت کے تابع زندگی گزارنے قدرتی غذا اور قدرتی دوا میں ہے، لیکن اس کٹھن راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ و دشواری عالمی سطح پر محکمہ ہائے صحت کی اجارہ داری ہے جو اپنی تجوریاں بھرنے کی خاطر مقابل پر اٹھنے والی کسی حق و صداقت پر مبنی آواز کو فوراً دبا دیتے ہیں، بلکہ انتقامی کاروائیوں کا نشانہ بناتے ہں۔ اللہ تعالیٰ انسانیت پر اپنا فضل اور رحم فرمائے اور غریب، بیمار انسانیت کو قدرتی شفا بخش دوائیں میسر ہونے کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

محمد انور شہزاد

دلچسپ و مفید واقعات و حکایات

بیان فرمودہ

حضرت مصلح موعودؓ

قسط 7

صفائی ستھرائی

پچھلے دنوں ایک دوست جو عیسائی ہیں اور یہاں امتحانوں کے سپرنٹنڈنٹ بن کر آئے تھے، مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ آپ کا جو سولہواں مطالبہ تھا اور جس میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی تاکید تھی، اس پر قادیان میں عمل نہیں ہوتا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے توخود یہ نیّت کی ہوئی ہے کہ اس مطالبہ پرعمل کروں اور جماعت سے کراؤں لیکن آپ جن امور کی طرف توجہ دلا رہے ہیں آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ صرف ہماری نیت اور عمل سے درست نہیں ہو سکتے، ان کے متعلق حکومت کا تعاون بھی ضروری ہے اور وہ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتی اور اس لئے ہمارے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ پھر میں نے انہیں کہا آپ کو اس بارہ میں ایک لطیفہ بھی سنا دوں۔

ایک دفعہ پادری گارڈن صاحب ڈاکٹر زویمر صاحب کو لے کر قادیان آئے۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اس وقت زندہ تھے میری ملاقات سے پہلے انہوں نے ڈاکٹر زویمر صاحب اور پادری گارڈن صاحب کو قادیان کے بعض مقامات دکھائے۔

قادیان کی سیر کرنے کے بعد ڈاکٹر زویمر کہنے لگے مجھے خواہش تھی کہ میں دیکھوں کہ اسلامی مسیح کی جماعت نے کہاں تک ترقی کی ہے، کم از کم ظاہری صفائی کے لحاظ سے تو اس کے مرکز نے کوئی ترقی نہیں کی۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کہنے لگے، ابھی اسلامی مسیح کی حکومت نہیں آئی پہلے مسیح کی ہی حکومت ہے اس لئے قادیان کی صفائی کا الزام پہلے مسیح کی قوم پر ہی آتا ہے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2صفحہ 231)

زندوں سے پہلے مردوں کا خیال

رستوں کا چوڑا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اپنے رہنے کے لئے مکان بنانے سے پہلے مردوں کا انتظام کرنا چاہئے۔

آپؑ فرماتے تھے کسی شخص نے مکان بنایا تو زینے اس کے بہت چھوٹے رکھے۔ اتفاقاً ان کے گھر میں ایک موت ہوگئی۔ جو شخص مرا وہ بہت ہی موٹا تھا اسے چھت پر سے اتارنے کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑی اور لاش کی سخت بے حرمتی ہوئی۔

تو آپ فرمایا کرتے تھے زندوں سے پہلے مردوں کا خیال رکھو۔

(خطبات شوریٰ جلد 2صفحہ 237)

ایفائے عہد کا شاندار نمونہ

تمہاری اکثریت ایسی ہونی چاہئے کہ اس کے منہ سے جو الفاظ نکل جائیں وہ اٹل ہوں اور جو اقرار وہ کرے اسے ہر قربانی کر کے پورا کرنے والی ہو۔صحابہؓ پر دیکھو اس تعلیم کا کتنا اثر ہوا۔ انہوں نے یہاں تک اپنے وعدوں کو پورا کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ان کی تعریف کرتا اور فرماتا ہے۔ مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ۔ کہ محمد ﷺ کی امت نے ہماری اس نصیحت کو سن کر ایسا عمل کیا ایسا عمل کیا کہ ان میں سے بعض نے تو اپنے فرائض ادا کر دیئے اور بعض اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے پوری مستعدی سے تیار بیٹھے ہیں۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ یہ آیت خصوصیت سے ایک صحابیؓ پر چسپاں ہوتی ہے اور اسی صحابیؓ کا واقعہ اس آیت کا شان نزول ہے۔ دراصل شان نزول کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اس واقعہ کی وجہ سے آیت نازل ہوئی بلکہ اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اس آیت کی زندہ مثال فلاں صحابیؓ میں پائی جاتی ہے۔توصحابہؓ اس آیت کے زندہ ثبوت کے طور پر ایک صحابیؓ کا واقعہ پیش کیا کرتے تھے۔

بدر کی جب جنگ ہوئی تو وہ صحابیؓ اس میں شامل نہ ہو سکے۔ جب جنگ ہو چکی اور انہیں معلوم ہوا کہ اس طرح کفار سے ایک عظیم الشان لڑائی ہوئی ہے، تو انہیں اپنے شامل نہ ہونے کا بہت ہی افسوس ہوا اور اس کا ان کی طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ اس کے بعد جب کسی مجلس میں بدر کی جنگ کا ذکر آتا اور وہ سنتے کہ فلاں نے یوں بہادری دکھائی اور فلاں نے اس طرح کام کیا تو وہ سنتے سنتے کہہ اٹھتے، اچھا کیا، اچھا کیا لیکن اگر میں ہوتا تو بتاتا کہ کس طرح لڑا کرتے ہیں۔ لوگ سن کر ہنس دیتے کہ اب اس قسم کی باتوں کا کیا فائدہ۔ مگر ان کا جو جوش تھا وہ سچ مچ کا جوش تھا، کسی عارضی جذبہ کے ماتحت نہیں تھا بلکہ عشق و محبت کی وجہ سے وہ گھلے جارہے تھے اور انہیں یہ غم کھائے جارہا تھا کہ کاش! انہیں بھی خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کا موقع ملے۔

آخر خدا تعالیٰ نے احد کی جنگ کا موقع پیدا کر دیا۔ اس جنگ میں جب مسلمانوں نے کفار کے لشکر کو شکست دے دی اور ان کی فوجیں پراگندہ ہو گئیں تو ایک درّہ تھا جہاں رسول کریم ﷺ نے دس آدمی چن کر کھڑے کئے تھے اور حکم دیا تھا کہ خواہ جنگ کی کوئی حالت ہو تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا۔ جب کفّار کا لشکر منتشر ہو گیا تو انہوں نے غلطی سے اجتہاد کیا کہ اب ہمارے یہاں ٹھہرے رہنے کا کیا فائدہ ہے ہم بھی چلیں اور غنیمت کا مال حاصل کریں۔

چنانچہ ان میں سے سات آدمی درّہ چھوڑ کر چلے آئے اور صرف تین پیچھے رہ گئے۔ ان کے سردار نے انہیں کہا بھی کہ رسول کریم ﷺ کا حکم ہے کہ ہم یہ درّہ چھوڑ کر نہ جائیں مگر انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مطلب تو نہ تھا کہ فتح ہو جائے تب بھی یہیں کھڑے رہو۔ آپ کے ارشاد کا تو یہ مطلب تھا کہ جب تک جنگ ہوتی رہے درّہ نہ چھوڑو۔ اب چونکہ فتح ہو چکی ہے اس لئے یہاں ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت خالدؓ بن ولید جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے نوجوان تھے اور ان کی نگاہ بہت تیز تھی وہ جب اپنے لشکر سمیت بھاگے چلے جارہے تھے

تو اتفاقاً انہوں نے پیچھے کی طرف نظر جو ڈالی تو دیکھا کہ درّہ خالی ہے اور مسلمان فتح کے بعد مطمئن ہو گئے ہیں۔ یہ دیکھتے ہی انہوں نے لشکر میں سے چند آدمی منتخب کئے اور اس درّہ کی طرف سے چڑھ کر یک دم مسلمانوں کی پشت پر حملہ کر دیا۔

مسلمانوں کے لئے یہ حملہ چونکہ بالکل غیر متوقع تھا اس لئے ان پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگئی اور بوجہ بکھرے ہوئے ہونے کے دشمن کا مقابلہ نہ کر سکے اور میدان پر کفار نے قبضہ کرلیا۔ یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ کے گرد صرف 12 صحابہؓ رہ گئے۔ جن میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی تھے اور ایک وقت تو ایسا آیا کہ 12 بھی نہیں صرف چند آدمی رسول کریم ﷺ کے ارد گرد رہ گئے اور کفار نے خاص طور پر رسول کریم ﷺ پر تیر اندازی شروع کر دی۔

صحابہؓ نے اس وقت سمجھا کہ اب ہماری خاص قربانی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت زبیرؓ رسول کریم ﷺ کی پیٹھ کی طرف کھڑے ہو گئے تا اس طرف سے کوئی تیر رسول کریم ﷺ کو آکر نہ لگے اور حضرت طلحہؓ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اس جگہ جہاں سے تیر گزر کر آتے تھے اپنا ہاتھ رکھ دیا تا کہ تیر ان کے ہاتھ پر لگیں۔ رسول کریم ﷺ کے جسم تک کوئی تیر نہ پہنچ سکے۔ اسی طرح اور صحابی بھی ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ چونکہ اس وقت تیروں کی سخت بوچھاڑ ہو رہی تھی اس لئے جس قدر صحابہؓ رسول کریم ﷺ کے ارد گرد کھڑے تھے، وہ گردن سے لیکر زانوں تک تیروں سے زخمی ہو گئے اور ایک انچ جگہ بھی ایسی نہ رہی جہاں انہیں تیر نہ لگا ہو اور حضرت طلحہؓ کا ہاتھ تو تیر لگتے لگتے بالکل شل ہو گیا اور ساری عمر کے لئے ناکارہ ہو گیا۔

بعد میں وہ ایک جگہ کسی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک منافق نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس ٹنڈے کی یہ بات ہے۔حضرت طلحہؓ نے یہ سن کر کہا تمہیں پتہ ہے میں کس طرح ٹنڈا ہوا؟ پھر انہوں نے احد کی جنگ کا قصہ سنایا اور بتایا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے اپنا ہاتھ پھیلائے کھڑا رہا اور جو تیر بھی آیا وہ میں نے اپنے ہاتھ پر لیا یہاں تک کہ تیروں کی بوچھاڑ نے اسے شل کر دیا۔

کسی نے کہا آپ اس وقت درد سے کراہتے نہ تھے؟ وہ کہنے لگے

میں درد سے کس طرح کراہ سکتا تھا اگر کراہتا تو میرا جسم ہل جاتا اور تیر رسول کریم ﷺ کو لگ جاتا۔

جب دشمنوں کی تیراندازی بھی رائیگاں گئی تو انہوں نے یکدم ریلہ کر دیا اور وہ 12 آدمی بھی دھکیلے گئے اور رسول کریم ﷺ زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے۔ آپ پر بعض اور صحابہؓ جو آپ کی حفاظت کر رہے تھے شہید ہو کر گر گئے اور اس طرح رسول کریم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور لشکر میں یہ افواہ پھیل گئی کہ رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ یہ سن کر بعض کمزور تو مدینہ کو واپس چلے گئے کہ وہاں کے لوگوں کو اطلاع دیں اور باقی صحابہؓ میدان جنگ میں گھبرائے گھبرائے پھرنے لگ گئے۔ حضرت عمرؓ پر اس خبر کا یہ اثر ہوا کہ آپ ایک چٹان پر بیٹھ کر رونے لگ گئے۔

اس وقت بعض صحابہؓ ایسے بھی تھے جنہیں اس امر کی اطلاع نہ تھی کیونکہ وہ فتح کے بعد ایک طرف ہو گئے تھے اور انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کفار نے دوبارہ حملہ کر دیا ہے۔ انہی میں وہ صحابی بھی تھے جو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اگر میں جنگ بدر میں شامل ہوتا تو یوں کرتا اور یوں کرتا۔ انہیں اس وقت بھوک لگی ہوئی تھی اور وہ ٹہلتے ٹہلتے کھجوریں کھا رہے تھے۔ چلتے چلتے وہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ گھبرا کر پوچھا کہ عمرؓ یہ رونے کا کونسا مقام ہے؟ اسلام کو فتح حاصل ہوئی ہے اور آپ رو رہے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا تم کو پتہ نہیں دشمنوں نے دوبارہ حملہ کیا ہے اور رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جب یہ سنا تو کہنے لگے عمر! تمہاری عقل بھی خوب ہے جب رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو پھر ہمارے اس دنیا میں رہنے کا کیا فائدہ ہے؟

یہ کہہ کر انہوں نے کھجور کی طرف دیکھا اور کہا میرے اور جنت میں کیا چیز حائل ہے صرف یہ کھجور؟ یہ کہتے ہوئے انہوں نے کھجور کو زمین پر پھینک دیا۔ اور کہا عمرؓ! رو کیوں رہے ہو؟ جہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں وہاں ہم بھی جائیں گے۔

چنانچہ تلوار لے کر دشمنوں پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر جوش سے لڑے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر شہید ہو گئے۔ بعد میں صحابہ نے ان کی نعش کو دیکھا تو ان کے جسم پر ستر زخم تھے۔

تو صحابہؓ یہ مثال پیش کیا کرتے تھے مِنۡھُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ کی کہ بعضوں نے اپنے فرائض کو جو ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد ہوتے تھے ادا کر دیا اور بعض یقین اور صدق سے بیٹھے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ان کا وجود بھی اسلام کی خدمت کے لئے کام آئے گا۔ یہ گواہی ہے جو صحابہؓ کے متعلق خدا تعالیٰ نے دی۔ اس کو اپنے سامنے رکھو اور پھر غور کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ خدا تعالیٰ کے حضور یہ سخت ناپسندیدگی کی بات ہے کہ تم کہتے ہو مگر کرتے نہیں۔ فرماتا ہے بعض چیزیں جبری ہوتی ہیں اور بعض طوعی۔ جبری تو بہرحال پوری کرنی پڑیں گی اور جو طوعی ہوں ان کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ یا تو وعدہ ہی نہ کرو اور اگر وعدہ کرو تو پھر اسے پورا کرو، چاہے تمہیں کس قدر قربانی کرنی پڑے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 244-247)

خدا کی خاطر مرنے والے کبھی نہیں مرتے

ہندوؤں میں ایک قصہ مشہور ہے وہ ہے تو قصہ مگر ہم اس سے بہت کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ کوئی راجہ تھا جس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ تین خدا ہیں۔ برہما، وشنو اور شوجی۔ برہما پیدا کرتا ہے، وشنو رزق دیتا ہے اور شوجی مارتا ہے۔ اس تقسیم کی وجہ سے ہندوؤں میں برہما کی پوجا نہیں کی جاتی۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں پیدا تو ہم ہو ہی گئے ہیں اب ہمیں روٹی کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ زندہ رہیں۔ پس وہ وشنو اور شوجی کی پوجا کرتے ہیں، برہما کی نہیں کرتے۔

لیکن اس راجہ کے ہاں چونکہ اولاد نہیں ہوتی تھی اور اولاد دینا برہما کا کام تھا اس لئے اس نے برہما کی پرستش شروع کر دی۔ آخر اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ جب وہ گیارہ سال کا ہوا اور عقل اس کی پختہ ہونی شروع ہوئی تو اس نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ برہما کی کیوں پرستش نہیں کرتے اور اس کے احسان کے بدلہ میں بیوفائی کیوں دکھاتے ہیں؟ باپ نے کہا اب برہما نے ہمارا کیا کر لینا ہے، اب تو ہم شوجی کی پوجا کریں گے تا وہ تم کو زندہ رکھیں۔ بیٹے نے کہا میں تو برہما کی پرستش کروں گا اسی نے مجھے پیدا کیا ہے اور اسی کے احسان کا میں شکر ادا کروں گا۔ اس پر باپ بیٹے میں اختلاف ہو گیا اور یہ اختلاف اتنا بڑھا کہ باپ نے غصہ میں آکر دعا کی کہ شوجی میرے بیٹے کو مار ڈالو، یہ بڑا ناخلف اور نالائق ہے۔ چنانچہ شوجی نے اسے مار دیا۔ برہما کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ کہنے لگے ہیں! میری پرستش کرنے کی وجہ سے یہ لڑکا مارا گیا ہے میں اسے زندہ کروں گا چنانچہ انہوں نے اسے زندہ کر دیا۔ شوجی نے اسے پھر مار دیا۔ برہما کو پھر جوش آیا اور انہوں نے اسے پھر زندہ کر دیا۔ غرض ایک لمبے عرصہ تک برہما زندہ کرتے اور شوجی مار دیتے۔ شوجی مارتے اور برہما زندہ کرتے۔

یہ ہے تو قصہ اور قصہ کے لحاظ سے لغو بھی مگر سبق سے خالی نہیں۔ اس میں یہ سبق ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے لئے کوئی شخص اپنی جان دیتا ہے تو کون ہے جو اسے مار سکے۔ وہی تو پیدا کرنے والا ہے اور جب وہی پیدا کرنے والا ہے تو اس پر موت آ کس طرح سکتی ہے۔

پس اس قصہ میں کم از کم یہ سبق ضرور ہے کہ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے لئے مرتا ہے تو وہ مرتا نہیں۔ دیکھو حضرت اسماعیلؑ کو خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے قربان کیا مگر کیا وہ قربانی رائیگاں گئی اور کیا حضرت اسماعیلؑ ہمیشہ کے لئے زندہ نہ ہو گئے؟

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 247-248)

وعدہ وہ ہے جو نیکی پر مبنی ہو

وہی اقرار انسان پورا کرنے پر مجبور ہوتا ہے جو نیکی کا اقرار ہو اور جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہو۔ بدی کے متعلق اقرار کوئی اقرار نہیں ہوتا۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے ایک شخص کو نصیحت کی کہ فلاں عورت سے تم نے ناجائز تعلق رکھا ہوا ہے یہ سخت گناہ کی بات ہے اسے چھوڑ دو۔ تو وہ کہنے لگا مولوی صاحب! وہ عورت ہو کر اپنے اقرار پر قائم ہے تو کیا میں مرد ہو کر بے ایمان ہو جاؤں اور اس کو چھوڑ دوں؟

گویا اس کے نزدیک کسی غیر عورت کو اپنے گھر میں ڈال لینا اور آپس کے اقرار کو پورا کرنا یہ ایمان تھا حالانکہ شرارت کا وعدہ کوئی وعدہ نہیں ہوتا۔ وعدہ وہ ہے جو نیکی پر مبنی ہو۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 250)

میں آج سے پختہ احمدی ہوں

ایک مہمان عورت نے آکر میری بیوی کو سنایا کہ جب احمدیوں میں میری شادی ہوگئی تو میرے رشتہ داروں نے کہا کہ اپنے خاوند کو پھسلانا۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ جب موقع ملے ایسا کروں۔ ظاہراً تو خاوند کے کہنے پر میں نے بیعت کر لی لیکن میرے دل کی کیفیت اسی طرف مائل تھی اور ہر موقع پر میں نے یہی کوشش کی کہ کسی طرح اپنے خاوند کو بھی اپنے ساتھ ملا لوں۔ وقت گزرتا گیا مگر مجھے اس میں کامیابی نہ ہوئی حتّٰی کہ وہ دن آن پہنچا کہ ہمارا نوجوان بیٹا جس کے ساتھ ہماری امیدیں وابستہ تھیں فوت ہو گیا۔ ہماری رشتہ دار عورتیں تعزیت کے لئے آئیں اور کہنے لگیں کہ دیکھا! تمہارے احمدی ہونے کی وجہ سے یہ لڑکا فوت ہو گیا ہے اگر تو احمدی نہ ہوتی تو یہ فوت نہ ہوتا۔

مگر میں سمجھتی تھی کہ میں نے تو صرف ظاہراً بیعت کی ہوئی تھی اور دل میں پکی غیر احمدی تھی اس لئے مجھے یہ سزا خدا کی طرف سے ملی ہے اس لئے میں نے ان سے اسی وقت کہا کہ جاؤ! میں آج سے پختہ احمدی ہوں۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 271)

عقلمندی و حاضر دماغی

حضرت عمرؓ کے زمانہ کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ حضرت مغیرہ یمن کے گورنر مقرر ہوئے۔ اس علاقہ کے لوگوں نے کہا کہ یہ شخص چونکہ ٹیکس سختی سے وصول کرتا ہے اس لئے کوشش کرو کہ یہاں آئے ہی نہیں۔ ان میں سے ایک شخص بہت ہوشیار تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے ایک لاکھ درہم جمع کر دو تو میں جا کر شکایت کرتا ہوں کہ یہ روپیہ مغیرہ نے رشوت لی ہے۔ وہ شخص حدیث العہد تھا اور جھوٹ کی قباحت کو پوری طرح نہیں سمجھا تھا۔

چنانچہ اس نے وہ روپیہ حضرت عمرؓ کو پیش کیا کہ یہ مغیرہ نے رشوت لی ہے۔ حضرت مغیرہؓ نہایت سمجھدار اور عقلمند تھے اور صحابہ میں بہت نیک سمجھے جاتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تم نے یہ روپیہ رشوت لیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں لیا ہے مگر ایک لاکھ نہیں دو لاکھ اور وہ میں نے اسی کے پاس جمع کر دیا تھا۔ اس پر وہ شخص گھبرا گیا اور کہا کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور انہوں نے کوئی رقم دراصل وصول کی ہی نہیں۔ یہ محض ان کی سختی کی وجہ سے ہم نے سازش کی تھی تا آپ ان کی جگہ دوسرے والی کو بھجوا دیں۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 281)

یہ بھی دھوکہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس کرایہ نہیں تھا۔ میں بغیر ٹکٹ کے گاڑی پر سوار ہو گیا اور یہاں آ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سن کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور روپیہ دو روپے جتنا کرایہ بنتا تھا نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا اور فرمایا جاتی دفعہ ٹکٹ خرید لینا۔

اور فرمایا یہ بھی ویسا ہی دھوکا ہے جیسے دنیا میں کوئی اور دھوکا کیا جاتا ہے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 285)

قافیہ نہیں ملا

کہتے ہیں کسی پٹھان نے کہا ’’جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ۔‘‘ یہ سن کر وہ کہنے لگا ’’پٹھان رے پٹھان تیرے سر پر کولہو۔‘‘ کسی نے پوچھا کہ قافیہ تو نہیں ملا۔ وہ کہنے لگا قافیہ تو نہیں ملا مگر کولہو تو اتنا

وزنی ہے کہ اس کا سر توڑ دے گا۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 287-288)

جنگ حوصلوں سے جیتی جاتی ہے سامان سے نہیں

جنگ عظیم کے دنوں میں رنگروٹوں کو صرف دو ماہ کی ٹریننگ کے بعد آگے بھیج دیا جاتا تھا حالانکہ عام حالات میں یہ عرصہ دو سال کا ہوتا ہے۔ اس وقت صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ اسے بندوق کندھے پر رکھنا آتی ہو اور وہ ڈرے نہیں اور یہ اس لئے کیا جاتا تھا کہ میدان خالی نہ رہے۔ میں نے جنگ عظیم کے متعلق پڑھا ہے کہ ایک موقع ایسا آ گیا تھا کہ سات میل کا رقبہ بالکل خالی ہوگیا تھا۔ اس موقع میں انگریزی فوج کے آدمی یا توشکست کھا کر ہٹ چکے تھے اور یا مارے جا چکے تھے۔ اگر جرمن افواج کو اس کا علم ہو جاتا تو جنگ کا نقشہ بالکل بدل جاتا۔

جب جنرل HAUG کو اس کا علم ہوا تو اس نے ایک ماتحت جرنیل کو جو شاید آسٹیرین یا کینیڈین تھا بلایا اور کہا کہ ایسا ایسا واقعہ ہوگیا ہے۔ ہمارے پاس اس وقت فوج نہیں جو اس خلاء کو پورا کر سکے۔ میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں کہ جس طرح بھی ہو سکے انتظام کرو کہ یہ خلا پر ہو جائے۔

چنانچہ وہ جرنیل موٹر میں بیٹھا اور دھوبیوں اور باورچیوں اور دوسرے ملازموں سے جو فوج کے پیچھے کام کرتے ہیں جا کر کہا کہ تم لوگ ہمیشہ جنگ میں شریک ہونے کی خواہش کیا کرتے ہو۔ آج تمہارے لئے بھی حوصلے نکالنے کا موقع آ گیا ہے۔ جو ہتھیار جس کے ہاتھ میں آئے لے لو اور چلو۔ بعض کو بندوق چلانی آتی تھی انہیں تو بندوقیں دے دی گئیں مگر دوسروں نے کدالیں اور پھاوڑے وغیرہ لے لئے۔ بعض نے کفگیر ہی اٹھائے اور چار پانچ گھنٹے اس خلا کو پر کئے رکھا اور دشمن کو یہ خیال بھی نہ ہوا کہ یہاں کوئی فوج نہیں ہے حتیٰ کہ پیچھے سے کمک آ گئی۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 293-294)

دل میں اخلاص ہو تو بولنا خدا سکھا دیتا ہے

نہ اچھے بولنے والوں سے یہ کام چلتا ہے اور نہ اچھے لکھنے والوں سے، ضرورت ایمان اور اخلاص کی ہوتی ہے۔ جب دل میں اخلاص ہو تو بولنا اللہ تعالیٰ خود ہی سکھا دیتا ہے۔

دیکھو! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اچھا بولنا نہیں آتا تھا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا بھی کہ میرے بھائی کو بولنا آتا ہے لیکن وہی موسیٰ علیہ السلام جنہیں بولنا نہیں آتا تھا اور جن کے متعلق مفسرین لکھتے ہیں کہ ان کی زبان میں لکنت تھی اور قرآن شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کو تقریر کی مشق نہ تھی۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے ان کو نبوت دی، ایمان کا چشمہ ان کے اندر سے پھوٹ پڑا تو فرعون کے سامنے جا کر خود ہی تقریر کی۔

حضرت ہارونؑ بھی ساتھ تھے مگر ان کو ایک لفظ تک آپ نے بولنے نہیں دیا اور خود اس زور سے اور ایسی شان سے تقریر کی کہ بڑے سے بڑا مقرر تسلیم کرے گا کہ آپ نے کمال کر دیا۔

دیکھو! مصیبت زدہ عورتیں جن کو ایک لفظ بھی بولنا نہیں آتا، غیر مرد کے سامنے ایک لفظ منہ سے نہیں نکال سکتیں بلکہ رشتہ داروں سے بھی بات نہیں کر سکتیں جب ان کا بچہ کسی مصیبت میں ہو تو ایسی تقریر کرتی ہیں کہ سننے والا دنگ رہ جاتا ہے۔

توضرورت یہ ہوتی ہے کہ دل میں زخم ہو، بولنا خود بخود آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ دعا سکھائی: رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿۲۶﴾ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۲۷﴾ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۸﴾ یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ اس میں شرح صدر کو پہلے رکھا، جب شرح صدر ہو تو سہولتیں آپ ہی آپ پیدا ہو جاتی ہیں۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 296)

خدا کے بندے فاقوں نہیں مرتے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دنیادار کا قصہ سنایا کرتے تھے کہ اس کے بہت سے نوکر چاکر تھے۔ ایک دن اس نے خیال کیا کہ انہیں علیحدہ کر کے بچت کی صورت کی جائے لیکن رات کو اس نے خواب دیکھا کہ اس کا خزانہ کھلا پڑا ہے اور کچھ لوگ گڈے بھر بھر کر مال اس میں سے نکالتے جا رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور میرا مال کہاں لے جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم فرشتے ہیں، پہلے کچھ لوگوں کا رزق تمہارے پاس تھا مگر اب تم نے ان کو نکالنے کا ارادہ کیا ہے اس لئے ان کے حصہ کا رزق اب دوسری جگہوں پر بھیجا جائے گا۔

تو رزق ہر ایک کا خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور جب عام حالت میں یہ ہے تو خدا تعالیٰ کے دین کا کام کرنے والے کیوں اپنا رزق ساتھ نہ لائیں گے۔ کون ہے جو خدا تعالیٰ کا بندہ کہلائے اور پھر خدا تعالیٰ اسے فاقہ سے مرنے دے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 297-298)

جلدی کرو۔ طبیعت بہت خراب تھی

خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے سے تیاری کرنی چاہئے۔ اگر ہم قبل از وقت ان کے لئے تیار نہیں ہوں گے تو موقع آنے پر بالکل گھبرا جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ غالباً آپ جن دنوں سیالکوٹ میں تھے یا کسی اور مقام پر قادیان سے باہر تھے کہ آپ کو خبر پہنچی کہ آپ کی والدہ سخت بیمار ہیں۔ یہ سن کر آپ فوراً قادیان کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب آپ بٹالہ سے یکہ میں بیٹھ کر قادیان کی طرف روانہ ہوئے تو جو شخص لینے آیا ہوا تھا وہ بار بار یکہ والے سے کہنے لگا کہ ذرا جلدی کرو، بی بی صاحبہ کی طبیعت بہت ہی خراب تھی خدا خیر کرے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اور زیادہ یکہ والے کو تاکید کرنے لگا اور یوں کہنا شروع کیا کہ کہیں خدانخواستہ فوت ہی نہ ہوگئی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے: میں نے اس فقرہ سے سمجھ لیا کہ وہ فوت ہو چکی ہیں اور یہ مجھے صدمہ کے لئے تیار کر رہا ہے اور میں نے اس سے کہا کہ تم ڈرو نہیں اور جو سچ بات ہے وہ بتا دو۔ اس پر اس نے کہا کہ بات تو یہی ہے کہ وہ فوت ہو چکی ہیں۔

اب دیکھو! وہ اس قسم کے فقرات تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کہہ کر آپ کو صدمہ کی خبر سنانے کے لئے تیار کر رہا تھا۔ ورنہ جو حادثہ ہونا تھا وہ ہو چکا تھا تو دنیا میں جو معمولی حادثات وقوع میں آتے ہیں ان کی برداشت کے لئے بھی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 332-333)

دعا کا تحفہ

حاجت کے وقت کی نماز و دُعا

حضرت عبد اللہؓ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی شخص سے کوئی حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ’’صلوٰۃ الحاجۃ‘‘ پڑھے اور حمد و ثنا اور درود شریف کے بعد یہ دُعا کرے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ سُبۡحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ اَسۡاَلُکَ مُوۡجِبَاتِ رَحۡمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغۡفِرَتِکَ وَالۡغَنِیۡمَۃَ مِنۡ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنۡ کُلِّ اِثۡمٍ لَا تَدَعۡ لِیۡ ذَنۡبًا اِلَّا غَفَرۡتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجۡتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیۡتَھَا یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ

(ترمذی الدعوات)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عظیم الشان عرش کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (اے اللہ!) مَیں تجھ سے تیری رحمت کو جذب کرنے والی باتوں اور تیری بخشش کے پختہ اسباب کے حصول کی دُعا کرتا ہوں۔ اور ہر نیکی کو غنیمت جان کر کرنے اور ہر گناہ سے سلامتی کی توفیق کا طلبگار ہوں۔ تو میرے سارے گناہ اس طرح بخش دے کہ ایک بھی باقی نہ رہنے دے اور نہ کوئی میرا غم باقی رہنے دے مگر تو خود اسے دور فرما اور نہ میری کوئی ایسی ضرورت باقی رہے جو تیری رضا کے مطابق ہو مگر تو خود اسے پورا فرما۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے! (تو ہی رحم کر)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 80)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

9؍اکتوبر 2022ء بروز اتوار

قسط 14

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر دس منٹ پر مسجد ''بیت الاکرام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز فجر ادا کرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ مسجد کے دونوں ہال مرد وخواتین سے بھرے ہوئے تھے۔ مارکیز بھی نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور ایک بڑی تعداد کے لیے مسجد کے باہر کھلے احاطہ میں صفیں بچھائی گئی تھیں۔ یہ سارا احاطہ نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔

امریکہ کی مختلف جماعتوں اور بڑے دور دراز کے علاقوں سے ہزار ہا میل کے سفر طے کر کے احباب ڈیلس آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے ہیں اور دیدار کا کوئی لمحہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہے ہوتے ہیں تو راستہ کے دونوں اطراف مرد وخواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنی فدائیت اور خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ السلام علیکم حضور اور انی معک یا مسرور کی صدائیں ان کے دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہوتی ہیں۔ بڑا ہی روحانی برکتوں سے معمور ماحول اور خوشی و مسرت کا سماں ہوتا ہے۔جس سے مرد وخواتین، بچے بوڑھے، چھوٹے بڑے سبھی فیض پا رہے ہیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے لیے ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ اُسے مسجد کے اندر جگہ ملے۔لیکن مسجد کے اندر تو جگہ محدود ہے صرف 225 افراد سما سکتے ہیں۔ جب کہ نماز پڑھنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ڈیلس میں یہ نظارہ ہر روز دیکھنے کو ملتا تھا کہ نماز کے وقت سے دو دو تین تین گھنٹے قبل مسجد کے اندر جانے کے لیے لائن لگ جاتی تھی۔ تا کہ مسجد کے اندر جانے کے لیے جگہ پکی ہو جائے۔

یہ خلافت کے عاشق اور فدائی دو دو تین گھنٹے قطاروں میں محض اس لیے کھڑے رہتے تھے کہ مسجد کے اندر جا کر اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز ادا کر سکیں۔

ڈیلس میں جمعۃ المبارک کے روز تو یہ نظارہ بھی دیکھنے کو ملا کہ نماز فجر جو صبح سوا چھ بجے ہوتی تھی اور اس کے بعد پانچ تا سات منٹ کا درس ہوتا ہے۔ جب نماز اور درس ختم ہوئے اور ایک دفعہ مسجد جمعہ کی تیاری کے لیے خالی ہوئی تو اُسی وقت نماز جمعہ کے لیے باہر لائنیں لگنی شروع ہو گئیں۔ حالانکہ جمعہ کا وقت ایک بجے تھا۔ یہ فدائی اور عاشق پانچ چھ گھنٹے قبل ہی مسجد کے اندر نماز پڑھنے کے لیے لائنوں میں کھڑے ہو گئے ایک صاحب کہنے لگے کہ نا معلوم زندگی میں دوبارہ موقع آتا ہے یا نہیں۔ اس لیے ہم آج اس موقع کو کھونا نہیں چاہتے۔ اب ہم پانچ چھ گھنٹے اندر جانے کے لیے انتظار کریں گے۔ آج اس روئے زمین پر نظر دوڑائیں تو ایسی محبت، عشق اور فدائیت کی داستانیں جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نہیں ملیں گی۔

میری لینڈ کو روانگی

آج پروگرام کے مطابق ڈیلس سے میری لینڈ ''مسجد بیت الرحمٰن'' کے لیے روانگی تھی۔ آج صبح سے ہی احباب کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لیے جمع تھی۔

دس بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ باہر احباب کا ہجوم مسلسل نعرے لگا رہا تھا۔حضور انور کی رہائش گاہ سے باہر تین فیملیز کھڑی تھیں جن کے گھروں میں قافلہ کے ممبران کو ٹھہرایا گیا تھا۔حضور انور یہاں کچھ دیر کے لیے رُکے اور ان فیملیز سے گفتگو فرمائی۔ ان میں سے ایک فیملی نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور ان کے بیٹے کی شرٹ پر دستخط فرما دیں۔حضور انور نے ازراہ شفقت بیٹے نے جو شرٹ پہنی ہوئی تھی اس پر اپنے دستخط فرما دیئے۔

بعد ازاں حضور انور احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے مسجد بیت الاکرام کے سامنے کھلے احاطہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق لوکل مجلس عاملہ ڈیلس، ضیافت ٹیم، خدام کی سیکورٹی ٹیم اور دیگر کارکنان نے گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مرد وخواتین مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچیاں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔حضور انور ازراہ شفقت ایک بار پھر اپنے ان عشاق کے درمیان تشریف لے آئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے۔ کچھ دیر کے لیے حضور بچیوں کے پاس بھی رُکے جو نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ ڈیلس کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ Fort Worth کے لئے روانہ ہوا۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے آج کے اس سفر کے لیے بھی American Airlaines کے ایک چارٹرڈ جہاز ERJ175 کا انتظام کیا تھا۔حضور انور کی آمد سے قبل سفر کرنے والے تمام احباب کا سامان جہاز میں لوڈ کیا جا چکا تھا۔ جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 69 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالیٰ اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ اس جہاز میں سفر کرنے والوں میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو ایس اے صاحبزادہ مرزا مغفور احمد، نائب امراء میں سے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ۔ مکرم وسیم ملک اور مکرم اظہر حنیف نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ شامل تھے۔

علاوہ ازیں انتصار ملی صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ امریکہ، ڈاکٹر فیضان عبد اللہ چیئر مین میڈیکل ایسوسی ایشن یو ایس اے، مکرم منعم نعیم چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ امریکہ، مکرم شریف عودہ امیر جماعت احمدیہ کبابیر اور ڈاکٹر تنویر احمد صاحب بطور ڈیوٹی ڈاکٹر ساتھ شامل تھے۔ مکرمہ امۃ المصور ممبر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ اور محترمہ نقاشہ احمد صاحبہ ممبر نیشنل عاملہ لجنہ امریکہ بھی اس سفر میں شامل تھیں۔

اس کے علاوہ مختلف جماعتوں کے صدران، دیگر عہدیداران، نیشنل عاملہ کے بعض سیکرٹریان اور مربیان کرام شامل تھے۔

امریکن ایئر لائن کے Eric Adduchio بطور کوآرڈینیٹر اس سفر میں شامل تھے۔

خلافت فلائیٹ 2022ء

اس سفر کے لیے بھی جو بورڈنگ کارڈ مہیا کیا گیا تھا اُس پر بھی (Khilafat Flight 2022) لکھا ہوا تھا۔ فلائیٹ کا نمبر KF.2022 تھا۔بورڈنگ کارڈ کے ایک طرف یہ الفاظ درج تھے۔

Ahmadiyya Muslim Community USA100
1920 – 2020 Centennial Khilafat Flight 2022
In the company of
Hazrat Mirza Masroor Ahmad
Khalifatul Mashih V(aba)

لکھا ہوا تھا۔

گیارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ تشریف آوری ہوئی۔ جہاز ایئر پورٹ کے ایک پرائیویٹ ایریا میں پارک کیا گیا تھا۔ ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی کو جہاز کی سیڑھیوں کے پاس لے جایا گیا۔ جہاں سے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی جہاز میں سوار ہوئے۔

بارہ بج کر دس منٹ پر جہاز ڈیلس کے انٹرنیشنل Fort worth سے بالٹی مور کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے لیے روانہ ہوا۔ قریباً دو گھنٹے 35 منٹ کے سفر کے بعد بالٹی مور (میری لینڈ) کے وقت کے مطابق تین بج کر 45 منٹ پر بالٹی مور ایئر پورٹ پر اترا۔ میری لینڈ اسٹیٹ کا وقت ڈیلس (ٹیکساس) سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئر پورٹ سے باہر تشریف لائے تو مکرم فلاح الدین شمس نائب امیر امریکہ۔ مکرم مختار احمد ملہی نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ امریکہ اور مکرم ڈاکٹر عدیل عبد اللہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں ایئر پورٹ سے جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکز مسجد بیت الرحمن کے لیے روانگی ہوئی۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے امریکہ کے اس خطہ کے دور دراز شہروں اور بستیوں میں آباد حضور انور کے عشاق ہزاروں کی تعداد میں صبح سے ہی بیت الرحمن پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے اور محبوب آقا کے دیداد کے لیے بے تاب تھا۔

میری لینڈ، بالٹی مور اور واشنگٹن کی جماعتوں کے علاوہ یہ عشاق ساؤتھ ورجینیا، ناتھ ورجینیا، York، فلاڈلفیا، نیویارک، Queens Long Island, Brooklyn, Richmond, Willingbord, Sanjose Pittsburg, Buffalo, Oshkosh, Binghamton, Hart ford, Charlotte, Lehigh Valley, Fitchburg, Hawaii, Orlando, Fort worth, Research Triangle, Syracuse, St. Paul سنٹرل نیو جرسی، Tucson، Tulsa، جارجیا، بوسٹن، لاس اینجلیز، ڈیٹرائیٹ، سیاٹل، ملواکی، نارتھ جرسی، کولمبس، الباما، اور ہیوسٹن کی جماعتوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔

علاوہ ازیں ہمسایہ ممالک میکسیکو اور Puerto Rico سے بھی احباب اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لیے پہنچے تھے۔

امریکہ کی بعض جماعتوں اور علاقوں سے بڑے طویل اور تھکا دینے والے سفر کرنے کے بعد احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔

Miami سے آنے والے 1078 میل، Tulsa سے آنے والے 1220 میل، ہیوسٹن سے آنے والے 1422 میل اور Tuscan سے آنے والے احباب 2280 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جب کہ Los Angeles سے آنے والے 2653 میل، سیاٹل سے آنے والے 2752 میل، اور San Jose سے آنے والے احباب 2843 میل کا طویل سفر طے کر کے وہاں پہنچے تھے۔

علاوہ ازیں کینیڈا، برطانیہ، پاکستان، بنگلہ دیش، بولیویا اور ملک بیلیز سے آنے والے احباب بھی یہاں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

ان احباب میں سے ایک تعداد ایسے خاندانوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا ایک ایک لمحہ بے تابی سے گذر رہا تھا۔ ایم ٹی اے کے کیمرے استقبال کے اس سارے منظر کو فلمارہے تھے۔

آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لیے یادگار لمحہ آپہنچا جب ٹھیک ساڑھے چار بجے حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور حضور انور وہیں گاڑی سے نیچے اتر آئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف ہر مرد و زن، بچوں نے گذرنا تھا۔ ایک بچہ منہ کے بل گرا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی پتہ کریں اس بچے کو چوٹ تو نہیں لگی۔ جب حضور انور نماز کی ادائیگی کے بعد واپس جا رہے تھے تو والدہ اپنے اس بچے کو لیے راستہ میں کھڑی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا حال پوچھا اور بچہ کے چہرہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور دعا دی۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس مرکزی سینٹر کا مجموعی رقبہ تقریباً 18 ایکڑ ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ’’مسجد بیت الرحمن‘‘ کی تعمیر 1994ء میں مکمل ہوئی تھی۔ اس مسجد میں ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جماعت کے اس مرکزی کمپلیکس میں مسجد کے علاوہ جماعتی دفاتر، مشن ہاؤس، ملٹی پرپز ہالز، لائبریری، میٹنگز روم، مرکزی کمرشل کچن، بک سٹور، گیسٹ ہاؤس اور مختلف رہائشی اپارٹمنٹس ہیں۔

علاوہ ازیں Masroor Teleport ارتھ اسٹیشن MTA ہے نیز MTA یو ایس اے سٹوڈیو بھی بنایا گیا ہے۔ اب حضور انور کے یہاں قیام کے دوران مختلف جگہوں پر بڑی بڑی مارکیز لگائی گئی ہیں۔ جن میں سے بعض نمازوں کی ادائیگی کے لیے ہیں اور بعض میں کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایک وقت میں ہزاروں لوگوں کو کھانا کھلانے کا انتظام ہے۔ مردوں اور عورتوں کی علیحدہ علیحدہ رجسٹریشن اور علیحدہ علیحدہ Covid ٹیسٹ کے لیے بھی انتظامات کئے گئے ہیں۔

اس وقت یہاں سینکڑوں خدام اور لجنہ کارکنات مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں۔ سیکورٹی کے انتظامات کے لیے بھی مختلف شعبے کام کر رہے ہیں۔

مسجد ’’بیت الرحمن‘‘ کو رنگ برنگے روشن قمقموں سے سجایا گیا ہے۔ چراغاں بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ دن ڈھلتے ہی مسجد کے ارد گرد کا سارا علاقہ روشن ہو جاتا ہے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

10/ اکتوبر 2022ء بروز سوموار

قسط 15

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر ’’مسجد بیت الرحمٰن‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

گیسٹ ہاؤس کا معائنہ

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ جماعت امریکہ نے مسجد بیت الرحمٰن کے بالمقابل ایک عمارت چھ لاکھ ڈالرز میں خریدی ہے اس قطع زمین کا کل رقبہ 4 ایکڑ ہے۔ اس عمارت کو RENOVATION کر کے بطور گیسٹ ہاؤس تیار کیا گیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ عمارت SITTING روم، ڈائننگ روم، کچن اور چار بیڈ رومز پر مشتمل ہے۔ اور اس میں تین باتھ رومز ہیں اور رہائش کے لحاظ سے دیگر تمام سہولیات مہیّا ہیں۔حضور انور نے عمارت کے مختلف حصّوں کا معائنہ فرمایا اور سیکرٹری جائیداد سے اس کی RENOVATION کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور عمارت کے بیرونی حصّہ میں DECK پر تشریف لے گئے اور اس گھر کے قطع زمین کی حد بندی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔شعبہ جائیداد کی ٹیم گیسٹ ہاؤس کے باہر کھڑی تھی۔حضور انور نے از راہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

اس عمارت کے ساتھ ہی ایک دوسرا گھر ہے جو جماعت نے سال 2018ء میں خریدا تھا۔ اس وقت مختار احمد ملہی صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت یو ایس اے اس گھر میں مقیم ہیں۔موصوف نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی اِس گیسٹ ہاؤس کے ساتھ خاکسار کا گھر ہے۔حضور کچھ دیر کے لئے تشریف لاکر برکت عطا فرمائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ جماعت کی پراپرٹی ہی ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ جماعتی پراپرٹی ہی ہے۔ جماعت نے 2018ء میں خریدی تھی۔

حضور انور از راہ شفقت اس گھر میں تشریف لے گئے اور گھر کے مختلف حصّے دیکھے اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں فیملی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جب حضور انور گھر سے باہر تشریف لائے تو نیشنل سیکرٹری جائیداد نیاز بٹ صاحب نے بتایا جماعت اس گھر کے ساتھ ایک بڑا اسٹوریج تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ اس گھر کے قطع زمین کا رقبہ 2.2 ایکڑ ہے،اس طرح ان دونوں قطعات زمین کو ملا کر جماعت کے پاس 6.2 ایکڑ رقبہ موجود ہے۔

سرائے خدمت آمد

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے اپنے مرکزی دفاتر کے لئے مسجد بیت الرحمٰن سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک پراپرٹی پانچ لاکھ ڈالر کی قیمت میں خریدی ہے۔جس کا نام ’’سرائے خدمت‘‘ رکھا گیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت ’’سرائے خدمت‘‘ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرائے خدمت تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور ان کی عاملہ کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے سرائے خدمت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔حضور انور LIVNING ROOM،DINING ROOM اور کچن میں بھی تشریف لے گئے۔

حضور انور گھر کے پچھلے حصّہ میں DECK پر تشریف لائے اور صدر صاحب سے زمین کے رقبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔صدر صاحب نے بتایا کہ زمین کا رقبہ نصف ایکڑ ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے لائبریری اور کانفرنس روم کا معائنہ فرمایا۔ کانفرنس روم کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ پہلے ایک گیراج تھا اس کو RENOVATION کے بعد کانفرنس روم میں تبدیل کیا گیا ہے۔ کانفرنس روم میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

حضور انور نے از راہ شفقت ایک پلیٹ سے کچھ حصّہ لے کر تبرک فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور پہلی منزل پر تشریف لے گئے جہاں دو دفاتر اور دو بیڈ روم تیار کئے گئے ہیں۔ اوپر کے حصّہ میں دو باتھ رومز بھی ہیں۔ اسی طرح گراؤنڈ فلور پر بھی دو باتھ روم ہیں۔ اس گھر کے تہہ خانے (BASEMENT) میں ایک GYM اور ایک گیم روم شامل ہے۔

معائنہ کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت سے باہر تشریف لائے تو یہاں ہمسایہ میں مقیم امریکن خاتون سامنے کھڑی تھی۔ اس نے حضور کو خوش آمدید کہا۔حضور انور نے اس سے پوچھا کہ کیا ہم اچھے پڑوسی ہیں جس پر اُس نے جواب دیا کہ آپ لوگ بہت اچھے پڑوسی ہیں۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس بڑا گھر ہے۔ آپ کی زمین کتنی بڑی ہے۔ اِس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہماری زمین نصف ایکڑ ہے۔

اس خاتون نے یہاں خدام سے کہا تھا کہ آج آپ کے لئے بڑا خوشی کا دن ہے۔ آپ کے خلیفہ آ رہے ہیں۔ ہمارے گھر کا ڈرائیو وے آج خالی ہے آپ بیشک اسے استعمال کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں یہاں سے واپس مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانگی ہوئی۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملیز ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 27 فیملیز کے 121 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج میری لینڈ (MARYLAND) کی مقامی جماعت کے علاوہ YORK، ساؤتھ ورجینیا، نارتھ جرسی، BROOKLYN، WILLINGBORO، BUFFALO، نارتھ ورجینیا، BIGHAMTON، LONG ISLAND، ALBANY، MARRISBURG اور BALTIMORE کی جماعتوں اور علاقوں سے فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ALBANY اور BUFFALO سے آنے والی فیملیز چھ سے سات گھنٹے کا سفر کر کے پہنچی تھیں۔

آج کے ملاقات کے پروگرام میں بھی بہت سے خاندان ایسے تھے جن کی خلیفۃ المسیح سے ان کی زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔ ہر ایک کی اپنی کیفیات تھیں، ہر ایک کے اپنے جذبات تھے، بعض بیان کرنے کی ہمّت اور سکت پاتے تھے۔ بعض نہیں پاتے تھے۔

تاثرات

- ناصر اقبال صاحب جماعت HARRISBURG سے فیملی کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے تھے۔ بات کرتے ہوئے رونے لگ گئے، کہنے لگے کہ میں ملاقات کا احوال بیان نہیں کرسکتا۔ ملاقات سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ میں حضور سے یہ یہ بات کروں گا لیکن اندر جا کر سب کچھ بھول گیا۔ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ حضور انور نے میرے بچوں کے لئے دعا کی ہے۔

- عدنان احمد صاحب جماعت ساؤتھ ورجینیا سے آئے تھے۔ ان کی بیوی رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے حضور انور کے چہرہ مبارک سے روشنی اور نور کی کرنیں نکلتی دیکھی ہیں۔ ہم نے کہا کہ حضور! ہم آپ سے اداس ہو گئے تھے۔ تو حضور انور نے فرمایا: تم پھر ملنے کیوں نہیں آئے تھے۔

- ایک خاتون راضیہ احمد صاحبہ نارتھ جرسی جماعت سے آئی تھیں۔ یہ بھی رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میں نے 1940ء میں بیعت کی تھی لیکن آج تک میری کسی بھی خلیفہ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میں بہت خوش قسمت ہوں حضور انور نے انتہائی شفقت کا اظہار کیا اور مجھے تبرکاً انگوٹھی بھی دی۔

- ملک اظہر محمود صاحب جماعت میری لینڈ (MARYLAND) سے آئے تھے۔ یہ ایک بوڑھے آدمی تھے۔ چھڑی کے سہارے چلتے تھے اور چلنے میں دشواری ہوتی تھی۔ یہ رونے لگ گئے اور ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگے کہ میری زندگی کی صرف ایک ہی خواہش تھی اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتا تھا کہ اے اللہ! مجھے زندگی میں میرے پیارے سے ملاقات کروا دے۔ آج اللہ نے میری دعا قبول کر لی۔ میرا دل سکون سے بھر گیا۔ اب میری زندگی کی اور کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ اب زندگی میں اور کچھ نہیں رہ گیا۔

ایک گیمبئن دوست ALNAEH NYANGADO صاحب میری لینڈ سے آئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ بار بار کہتے جا رہے تھے کہ حضور انور کو علم تھا کہ میں گیمبیا سے ہوں۔ حضور کو کیسے علم ہوا، حضور نے مجھے اور میری فیملی کو دعائیں دیں۔ اب مجھے اور کیا چاہئے۔

- ایک دوست عباد عثمان احمد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو میرا سارا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔ میں بہت خوش نصیب تھا۔ میں ملاقات کے اس لمحے کو زندگی بھر یاد رکھوں گا اور دل کے قریب رکھوں گا۔

- عرفان الملک صاحب جماعت ساؤتھ ورجینیا سے آئے تھے۔ کہنے لگے حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک نور تھا۔ میں نے اتنا نور کبھی دیکھا ہی نہیں ہے۔ میری بیٹی نابینا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ بہت فضل کرے گا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کی آنکھوں پر اپنی انگوٹھی لگائی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ اس کے لئے بہت بہتر کرے گا۔

- ایک دوست مبشر احمد صاحب جماعت BUFFALO سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ کچھ بیان ہی نہیں کیا جا سکتا، الفاظ میں ڈھالنا ناممکن ہے۔ آج کی ملاقات ہمارے لئے، ہماری ساری زندگی کی جمع پونجی ہے۔ حضور انور نے بیٹیوں کی تعلیم کے لئے راہنمائی فرمائی اور فرمایا اِس اِس فیلڈ میں جاؤ اور خدمتِ خلق کرو۔

- ایک دوست عمیر احمد صاحب جو نارتھ ورجینیا جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج حضور انور سے ہماری زندگی کی پہلی ملاقات تھی آج کا یہ لمحہ میرے لئے ایک ناقابل یقین لمحہ ہے۔

- محترمہ منصورہ ہمایوں صاحبہ جو کہ میری لینڈ جماعت سے آئی تھیں ملاقات کے بعد رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میرا دکھ دور ہو گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بس میرے والد صاحب میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے والد صاحب کی وفات پندرہ بیس دن پہلے ہوئی تھی۔ میں غمزدہ تھی۔ حضور کو ملتے ہی سارا غم دور ہو گیا۔ اب مجھے سکون محسوس ہوتا ہے۔ بارہ سال پہلے میرے بھائی کو شہید کیا گیا تھا۔ والد صاحب اسی پریشانی میں اپنی باقی زندگی گزارتے رہے۔ لیکن آج ہمیں سکون مل گیا ہے۔ میرے لئے یہ ایسا لمحہ ہے کہ مجھے ہمیشہ اس کی یاد آئے گی۔

- ایک دوست لئیق احمد رضوان صاحب نے کہا کہ ملاقات کا نظارہ بہت ہی پیارا تھا۔ ہمارے سامنے ایک چمکتا ہوا چاند تھا اور ہماری نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

- ایک دوست سہیل احمد علی الدین صاحب کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ خوشی تو اتنی ہو رہی ہے کہ مجھ سے بولا نہیں جا رہا۔ ہم حیدر آباد دکن سے ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: فضل عمر شاہد۔ لٹویا)

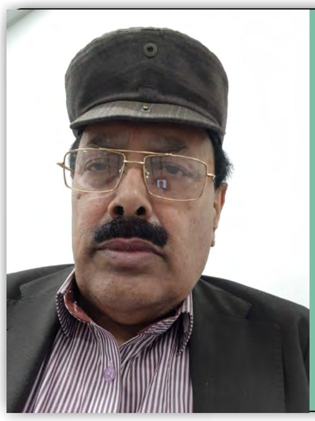

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ کینیڈا

ہومیو دُنیا میں ممکنہ حیرت انگیز پیش رفت

ہومیو ادویات ایک ہزار گنا سستی اور زیادہ موثر

خدمتِ انسانیت کی ایک جدید راہ

یہ مضمون محض خدمتِ انسانیت کی خاطر ایک کوشش ہے، سمجھ کر عمل کرنے سے ان شاءاللہ بے حد فائدہ ہوگا، آزمودہ ہے۔ یہ 2007ء کا واقعہ ہے خاکسار کینیڈا کے اپنے کلینک سے چند ماہ کے لئے پاکستان کے اپنے کلینک گیا ہوا تھا، وہاں مشہور عام ڈاکٹر ریکوگ جرمنی کے آر نمبر مرکبات بکثرت استعمال کرنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر ریکوگ کے آر نمبر کو ہم نے بفضلِ خدا جادُو اثر پایا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے ہومیو لیکچرز میں ڈاکٹر ریکوگ کی بہت تعریف فرمائی ہوئی ہے اور حضور رحمہ اللہ ان کے مرکبات کے بہت مداح بھی تھے۔

یہ آر نمبر بہت مہنگے ہوتے ہیں، غریب، متوسط طبقہ کیلئے خریدنا مشکل ہے۔

Dr Reckeweg R numbers

ان آر نمبر مرکبات کے اجزا دس کے سکیل یعنی ڈیسی مل پر بنائے جاتے ہیں، میں نے ہومیو اصول کے مطابق تجربۃً سرنج سے ایک ایم ایل یعنی 15 قطرے دوائی میں ہومیو ڈائیلوشن ایتھائل الکوحل 95یا 99 فیصد کے 150 قطرے ڈال کر 10 زور دار جھٹکے دے کر دوا تیار کی، ہومیو گلوبیولز یا گولیوں پر چھڑک کر استعمال کرائی، اس کی افادیت بڑھ گئی، دوا بھی دس گنا بڑھ گئی۔ اس طریق پر مزید پوٹینٹائز کرنے پر دوا سو گنا بڑھ گئی اور استعمال کرنے پر افادیت بھی بڑھ گئی، اس طرح مزید پوٹینٹائز سے ایک شیشی سے ہزار شیشی بن جاتی ہے اور اس کا اثر کم ہونے کی بجائے بڑھ جاتا ہے۔ اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعائیہ مصرع ہمارے ذاتی ذوق کے مطابق اطلاق پاتا ہے ؎

بابرگ و بار ہوویں اِک سے ہزار ہوویں

اس طریق پر اپنے گھر میں چھوٹی سے ڈسپنسری بنا کر طبی طور پر خود کفیل ہو سکتے ہیں۔ پاکستان وغیرہ میں آر نمبر با آسانی مل جاتے ہیں، بیرون ملک کے لوگ ایمازون وغیرہ سے آر نمبر خرید سکتے ہیں، اس مضمون کو سمجھ کر خود اور دوسروں کی طبی طور پر مدد کی جاسکتی ہے۔ دوا کی مقدار بڑھانا آسان ہے اور افادیت بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ ہومیو ڈائیلوشن ایتھائل الکوحل 95 یا 99 فیصد ملانے اور 10۔ 12 زور دار جھٹکے دینے سے دوا تیار، بچت کی بچت اور فائدہ بھی زیادہ۔ اگر ایک شیشی 600 روپے کی ہو تو پوٹینٹائز کرنے سے 60 روپے کی بن جائے گی۔ مزید پوٹینٹائز سے یہ شیشی 60 پیسے کی ہو جائے گی یوں 600 روپے کی شیشی 60پیسے کی بن جائے گی اور افادیت میں بھی بڑھ جائے گی۔ اس سے بہتر کیا ہوگا کہ قیمت کئی گنا کم اور فائدہ کئی گنا زیادہ ہوگیا۔

اس ہومیو فلاسفی سے آپ کسی بھی ہومیو دوا کو خواہ وہ کسی بھی فرم کی تیار کردہ ہو یا کسی بھی ہومیو کلینک کی ہو اس طریق پر بڑھا کر خود اور دوسروں کے لئے سستی اور مزید موثر بنا سکتے ہیں۔ آپ خواہ معالج ہیں یا مریض اس طریق پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں، سستی تیار کردہ دوا اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور جاننے والے غربا کو تحفۃً دے سکتے ہیں، یہ بہت بڑی خدمتِ انسانیت ہے۔ 600 روپے والی دوا 60پیسے کی بنا کر ہم نے ہزاروں مریضوں پر آزمائی ہے اور زیادہ مفید پائی ہے۔

چند مسائل اور حل

جرمن یا دیسی کمپنیوں کے مرکبات کے استعمال کا مشورہ ہم اس لئے دیتے ہیں کہ یہ مرکبات ان کمپنیوں نے لاکھوں مرتبہ آزما کر مفید پائے ہوتے ہیں، بہرحال ان کمپنیوں کی پیکنگ پر فارمولا لکھا ہوتا ہے اس فارمولے کے مطابق ہومیو اسٹور سے خود بھی تیار کروا سکتے ہیں اور پھر ہمارے بیان کردہ طریقہ سے مقدار بڑھائی جا سکتی ہے جو طریق آسان اور سستا ہو چاہے کمپنی کی تیار کردہ یا ان کے فارمولے پر ہومیو اسٹور سے تیار کردہ۔

دوائی بڑھانے والا ڈائیلوشن ایتھائل الکوحل 95 یا 99 فیصد ہومیو اسٹور والے با آسانی عام کسٹومر کو نہیں بیچتے، اگر تھوڑی مقدار خریدیں اور یقین دلا سکیں تو دے دیں گے۔ آپ کو عموماً 110 ایم ایل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہومیو دوا بڑھانے والا ڈائیلوشن باوجود کوشش کے نہ ملے تو ایک اور طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ نیسلے یا کسی اور اچھی کمپنی کی 500 ایم ایل پانی کی بوتل خرید لیں۔ منرل واٹر بوتل میں مطلوبہ آر نمبر کے 50 قطرے ڈال کر 10۔ 12 زور دار جھٹکے دیں، دوا تیار ہے دو دو ڈھکنے دن میں 3 بار استعمال کریں ختم ہو تو پھر تیار کر لیں۔ اس طرح جو شیشی ایک ماہ میں ختم ہونی تھی وہ کم از کم 5 ماہ چلے گی اور بے حد سستی پڑے گی اور پانی میں اس طرح بنانے سے فائدہ بھی زیادہ دیتی ہے۔

ہم نے یہ طریق بھی بے شمار مریضوں پر خود آزما کر دیکھا ہے۔ ایلوپیتھی اس زمانہ میں خدمت انسانیت کی بجائے ایک بزنس کا درجہ اختیار کر چکی ہے، مریض فیملی ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو وہ اسے لیب ٹیسٹوں کے لئے بھیج دیتا ہے اور ان ٹیسٹوں میں ڈاکٹر کا شیئر ہوتا ہے۔ ہر ڈاکٹر ایسا نہیں ہوتا، مگر ایک بڑی تعداد ایسی ہے۔ بہت سے ڈاکٹرز نے خود اپنی ٹیسٹ لیب بنائی ہوتی ہیں اور اُن کا یوں یہ دوسرا بزنس ساتھ ساتھ چل رہا ہوتا ہے، ٹیسٹ کے بعد میں دوا کے نسخہ لکھنے پر دوا ساز اداروں سے ڈاکٹر کو کچھ شیئر ملتا ہے علیٰ ھذا القیاس یہ بزنس ایسے ہی چلتا ہے۔ بہت سے ٹیسٹ غیر ضروری طور پر محض رقم بٹورنے کی خاطر لکھے جاتے ہیں اور اسی طرح دواؤں کا لکھا جانا ہے بلکہ بہت دفعہ محض رقم کی خاطر بڑے بڑے آپریشن ضرورت کے بغیر کئے جاتے ہیں۔

ایمرجنسی اور بعض حالات میں ایلوپیتھی دوا اور سرجری کرانا زندگی بچانے کے لئے ناگزیر ہوتا ہے ہم اس کے خلاف ہرگز نہیں۔ بہرحال لیب ٹیسٹ کے بعد دوا کا نسخہ لکھنے کا مرحلہ آتا ہے تو جو میڈیکل کمپنیاں اپنی دوا کا نسخہ لکھنے پر ڈاکٹر کو کسی نہ کسی شکل میں فائدہ دے رہی ہوں اُن کی ادویات بسا اوقات غیر ضروری طور پر لکھ دی جاتی ہیں اور زیادہ مقدار میں لکھ دی جاتی ہیں، بعض ڈاکٹرز کے تو اپنے میڈیکل سٹور ہوتے ہیں اور وہاں سے مریض کو دوا خریدنے کا کہا جاتا ہے۔ چونکہ سرجری آپریشن سے خاصی بڑی رقم ہاتھ آتی ہے، اس لئے بہت سے سرجن فیملی ڈاکٹر کے ساتھ ملی بھگت سے سراسر غیر ضروری بلکہ خطرناک رسک لیتے ہوئے نقصان پہنچانے والے سرجری آپریشن کروا دیتے ہیں، عورتوں کے بچوں کی پیدائش کے لئے بلا ضروت سی سیکشن آپریشن اس کی ایک مثال ہے، ہمارے علم میں ڈاکٹروں کی ملی بھگت سے رقم کمانے کے لئے بلا ضرورت آپریشن کرنے کی کوشش کے کئی واقعات سامنے آئے ہیں۔

انگریزی ایلوپیتھک ادویات کے سائڈ ایفیکٹس (ذیلی بد اثرات) بے شمار ہوتے ہیں، ایک بیماری کا علاج کرانے جاؤ تو درجنوں اور بیماریاں گلے پڑ جاتی ہیں، اور مزے کی بات یہ ہے کہ ان دواؤں کی پیکنگ پر جملہ بد اثرات کی لمبی لسٹ لکھی ہوتی ہے بالعموم لاحق ہونے والی بیماریاں لسٹ سے زیادہ ہوسکتی ہیں۔ سخت مجبوری میں کبھی کبھار استعمال کر سکتے ہیں، مگر بچے رہنا ممکن ہو تو بہتر ہے۔

ہومیو طریقہ علاج میں بالعموم لیب ٹیسٹوں کی ضرورت نہیں ہوتی اور ان دواؤں کے ذیلی بد اثرات کا خطرہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ساری معلومات دینے میں ہمارا کوئی مالی فائدہ نہیں ہے یہ سب خالصتاً انسانیت کی بے لوث خدمت کی خاطر ہم کر رہے ہیں۔ بالخصوص غریب اور متوسط طبقہ کی مدد کرنا ہمارا اصل مقصد ہے بلکہ امیر طبقہ کے لوگ بھی اس طرح بچت کر کے بچنے والی رقم دیگر رفاہی کاموں میں لگا سکتے ہیں، غربا کی مدد کر سکتے ہیں۔ یہ سوال کہ ان ہومیو مرکبات سے فائدہ کیسے اٹھایا جا سکتا ہے، تو بات یہ ہے کہ مثلاً آپ کے گھر یا ہمسایہ میں پیٹ کی گیس، تیزابیت، معدے کی جلن، معدے کے السر کا مریض ہے۔ تو اس مریض کے لئے آپ ہومیو سٹور سے آر نمبر 5 خریدیں، ساتھ 10 ایم ایل ہومیو ڈائیلوشن اور 100 گرام ہومیو گولیاں بھی خرید لیں، ایک ایم ایل دوا کو سرنج کے ذریعہ 10 ایم ایل ڈائیلوشن میں ملا کر 10-12 مرتبہ زور دار جھٹکے دیں اور اب یہ دوا کھلے منہ والی بوتل میں ہومیو گولیوں پر ڈالیں کہ قدرے تر ہو جائیں، دوا تیار ہے، 5 گولیاں دن میں 3 بار استعمال کرائیں، دوا کھانے میں کھانے سے آدھ گھنٹہ پہلے اور بعد کا وقفہ ضرور رکھیں اگر ضرورت ہو تو مزید دو مرتبہ پوٹینٹائز کر کے دوا ہزار گنا بڑھائی جا سکتی ہے اور بہت سستی پڑے گی۔

اگر کسی ولائتی یا دیسی پاکستانی کمپنی کا معلوماتی لٹریچر لینا چاہیں تو کسی ہومیو سٹور سے مل سکتا ہے ڈاکٹر ریکوگ جرمنی کا لٹریچر بھی مل سکتا ہے اس لٹریچر میں امراض کے مطابق آر نمبرز لکھے ہوتے ہیں اور مطلوبہ آر نمبر خرید کا مقدار بڑھا سکتے ہیں، آر نمبر اور دیگر ہومیو لٹریچر انٹرنیٹ پر بھی مل سکتا ہے۔ پاکستان میں چھوٹے بڑے قصبوں، شہروں کے ہومیو سٹوروں سے آر نمبر یا دوسری پاکستانی فرموں کے مرکبات ہر ایک نے اپنے نام کے رکھے ہوتے ہیں خرید لیں اور جو طریقہ ہم نے بیان کیا ہے اس کے مطابق مقدار بڑھا کر استعمال کرائیں سستا اور مزید موثر ہو جائے گا۔ بیرون ملک لوگ مثلا سعودی عرب، دبئ، یورپ امریکہ افریقہ چین جاپان ملایشیا وغیرہ کے لوگ آن لائن ایمازون، انڈیا، ای بے اور دیگر ویب سائٹ سے آن لائن خرید کر مقدار بڑھا کر استعمال کر سکتے ہیں۔

روزمرّہ استعمال کے بفضلِ خدا چند انتہائی زود اثر مرکبات

- درد سر یا مائی گرین: آر نمبر: 16
- دمہ آر نمبر: 43۔ 76 دونوں استعمال

بقیہ صفحہ 3 پر

سید ذیشان اقبال

کسورو جھیل

جہاں سے پاکستان کی بلند ترین چوٹیوں کا مشاہدہ ممکن ہے

پاکستان میں موجود کسورو جھیل شاید واحد جھیل ہے جس کے کناروں پر کھڑے ہوکر پاکستان و سلسلہ کوہ قراقرم کے پہلے اور دنیا کے دوسرے بلند ترین پہاڑ چھغوری المعروف بہ K-2 کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

کسورو جھیل کے بارے میں تولتی کے ایک مقامی دوست کی زبانی سنا تھا۔ یہ بھی سننے کو ملا کہ اس جھیل کا راستہ بہت ہی دشوار گزار اور بلندی کے باعث آکسیجن کی شدید کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس ٹریک کی دشواری کے باعث نصر بھٹی اور خاکسار نے ہی جانے کا فیصلہ کیا۔ سکردو سے ہم نے اپنے مقامی دوستوں سے دو عدد موٹر سائیکل حاصل کیے۔ دریائے سندھ کے کناروں پر بل کھاتی نشیب و فراز سے بھرپور شاہراہ کارگل سکردو پر موٹر سائیکل کا سفر ایک شاندار سفر رہا۔ ایک گاؤں میں خوبانی کے باغ نے ہمیں سفر معطل کرنے پر مجبور کر دیا۔ زرد خوبانیاں دیکھ کر انہیں کھائے بغیر آگے بڑھ جائیں؟ یہ کیسے ممکن تھا۔ باغ کا مالک ایک نوجوان شخص تھا۔ اس نے بخوشی درخت سے توڑ کر براہ راست خوبانی کھانے کی دعوت دے ڈالی اور ہم نے یہ دعوت دل و جان سے قبول کی۔

خوبانیوں سے انصاف کرنے کے بعد ہم ضلع کھرمنگ کے اہم مقام تولتی جا پہنچے۔ یہاں سے اپنے راہنماء عباس کو ساتھ لے کر شاہراہِ کارگل سکردو کو خیر آباد کہا اور کسورو گاؤں کی طرف کچے جیپ ٹریک پر سفر کا آغاز کیا۔ یہ سفر مسلسل چڑھائی مائل تھا۔ ہم جیسے موٹر سائیکل سواروں کے لیے یہ سفر کسی امتحان سے کم نہ تھا۔ کیونکہ ہم پہلی مرتبہ ان پہاڑوں میں موٹر سائیکل سفر کر رہے تھے۔ نصر بھٹی کے ساتھ عباس سوار تھا جبکہ میرے ساتھ ہمارا رک سیک جس میں ہمارے سفر کا زادِ راہ کپڑے، سلیپنگ بیگ اور کھانے پینے کا سامان پیک تھا۔ 14 کلومیٹر کا سفر 1 گھنٹے میں طے کر کے ہم شام کو کسورو گاؤں جا پہنچے۔ یہ گاؤں 11000 فٹ کی بلندی پر واقع ایک خوبصورت گاؤں ہے۔ ہم عباس کے گھر میں ہی فروکش ہوئے۔ رات کے کھانے پر سفر کے بارے میں تفصیلات طے کر کے ہم جلد ہی سو گئے کہ پیدل سفر کے لیے بھرپور اور پوری نیند لینا انتہائی ضروری ہے۔

یہ 25؍ جولائی 2021ء کا ایک خوبصورت دن تھا۔ آسمان بالکل صاف تھا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ناشتہ کیا اور تیاری مکمل کر کے ہم کسورو جھیل کی راہوں پر روانہ ہوگئے۔ عباس کی راہنمائی میں ہمارے ساتھ اس کا بڑا بیٹا اور ایک بھتیجا بھی ہم سفر ہوگئے۔ رک سیک عباس نے اپنی کمر پر بوجھ کیا۔ دعا کے ساتھ روانہ ہوئے اور جلد ہی کسورو گاؤں سے باہر نکل آئے۔ کسورو ندی پار کرتے ہی راستہ بلندی پر چڑھنے لگا۔ ابھی تو ابتداء تھی۔ ہمارے حوصلے بلند تھے لہٰذا گپ شپ کرتے ہوئے چلتے رہے۔ 800 فٹ کی بلندی چڑھنے کے بعد ایک قدرے ہموار میدان آیا۔ یہاں سے ہم نے عکس بندی کی اور پھر آگے روانہ ہوگئے۔ اس راستے پر پانی کی کوئی کمی نہیں البتہ آکسیجن کی کمی ابھی سے محسوس ہونا شروع ہوگئی تھی۔ ہم اس وقت سلسلہ کوہ قراقرم میں تھے اور قراقرم کے پہاڑوں کی ہیبت بڑے بڑوں کا پتہ پانی کر دیتی ہے۔

ایک عمودی چڑھائی چڑھنے کے بعد ہم نے سفر معطل کیا۔ کھجوریں، چاکلیٹ اور بھنے چنے پیٹ کا ایندھن بنائے اور پھر آگے روانہ ہوگئے۔ سفر اب دشوار تر ہو چکا تھا۔ ہمارے حوصلے متزلزل ہونے لگے۔ 700 فٹ کی ایک عمودی چڑھائی چڑھی تو اچانک ہی ایک چھوٹے سے میدان میں داخل ہوگئے۔ اس میدان میں ندیاں بہہ رہی تھیں۔ ہم اس وقت 14000 فٹ کی بلندی پر پہنچ چکے تھے اور قراقرم کے بنجر اور خشک پہاڑوں میں اس بلندی پر بھی آکسیجن کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ کہیں کہیں خود رو جڑی بوٹیاں اپنی موجودگی ظاہر کرتی تھیں۔ صاف شفاف پرسکون پانی اپنے سفر پر رواں تھے۔ دل تو چاہتا تھا کہ ان برفیلے پانیوں میں غسل کیا جائے لیکن میں غسل کے لوازمات ساتھ نہ لایا تھا۔ یہاں پر 30 منٹ کے وقفے کا فیصلہ کیا اور اس وقفہ کے دوران چائے و دیگر لوازمات سے اپنے بدنوں کی تیزی سے کم ہوتی توانائیاں بحال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے لیے ہم اپنا آزمودہ سٹوو ساتھ لائے تھے۔ عباس نے چائے اور نوڈلز بنانے کی ذمہ داری لی۔ اس کا بیٹا اور بھتیجا اس کی مدد کرنے لگے۔ ایک طرف ایک بڑی چٹان زمین سے ابھری ہوئی تھی۔ حیرت انگیز طور پر یہ ہموار چٹان تھی اور تھی بھی خاصی بڑی۔ میں اور نصر بھی تھکاوٹ سے چور اس چٹان پر لم لیٹ گئے اور لیٹتے ہی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوگئے۔

ہمیں عباس نے بیدار کیا۔ گھنٹہ بھر کی نیند نے ہمارے بدنوں سے تھکاوٹ کی بیشتر سلوٹیں سمیٹ لی تھیں۔ چائے اور نوڈلز تیار تھے۔ فروٹ کیک وغیرہ نے ہمارے بدنوں میں پھر سے توانائیاں بھر دیں۔ یہاں سے روانہ ہوئے تو ہر قسم کے سبزے کا وجود ناپید ہوگیا۔ اب ہر طرف قراقرم کی خشک بلندیوں، بھوری چٹانوں اور سیاہ پتھروں کا راج تھا جن پر جولائی کے مہینے میں بھی کہیں کہیں برف موجود تھی۔ اب ہمارا سفر مسلسل بلندی مائل تھا۔ چڑھائیاں تھیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی تھیں۔ ہمارے دائیں طرف کسورو گاؤں کا بلند ترین پہاڑ ''ڈورتغما'' سر بلند تھا۔ اس پہاڑ کی سطح سمندر سے بلندی 17000 فٹ سے زائد ہے۔

پتھروں اور چٹانوں پر مسلسل چڑھتے ہوئے اب ہمارے حوصلے ٹوٹنے کو تھے، ہمتیں جواب دینے کو تھیں، دشوار راہوں کے باعث سفر منسوخ کر کے واپس جانے کے صلاح مشورے شروع ہو چکے تھے کہ دفعتاً میں نے مڑ کر پیچھے دیکھ لیا اور میں وہیں پتھر کا ہوگیا۔ بچپن میں سنا کرتے تھے کہ پیچھے مڑ کر دیکھنے سے انسان پتھر کا ہو جاتا ہے۔ اس محاورے کی اب سمجھ آئی۔ میرے سامنے سلسلہ کوہ قراقرم کا بلند ترین اور دنیا کے خوبصورت پہاڑوں میں سے ایک میشیئر برم سر اٹھائے کھڑا تھا۔ 7821 میٹر (25659 فٹ) بلند یہ پہاڑ K-1 بھی کہلاتا ہے۔ میں نے نصر بھٹی کی اس طرف توجہ دلائی تو وہ بھی حیران رہ گیا کہ ہمیں کسی نے یہ نہیں بتایا تھا کہ یہاں سے میشیئر برم بھی نظر آتا ہے۔ کسورو جھیل معلوم نہیں کہاں تھی؟ تھی بھی یا نہیں۔ ہمیں تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ہم ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ جھیل کا خیال دل سے مدہم ہو چکا تھا۔ ہم نے اب میشیئر برم کو واضح طور پر دیکھنے کے لیے مزید چڑھائی چڑھنے کا فیصلہ کیا۔ 15000 فٹ کی بلندی پر پہنچے تو میشیئر برم کے ساتھ لیکن اس سے بہت دور برف پوش پہاڑوں کا ایک سلسلہ نظر آیا۔ ان کی چوٹیاں قریب کے پہاڑوں سے ابھری ہوئیں تھیں۔ میں نے سوچا کہ میشیئر برم کے ساتھ یہ

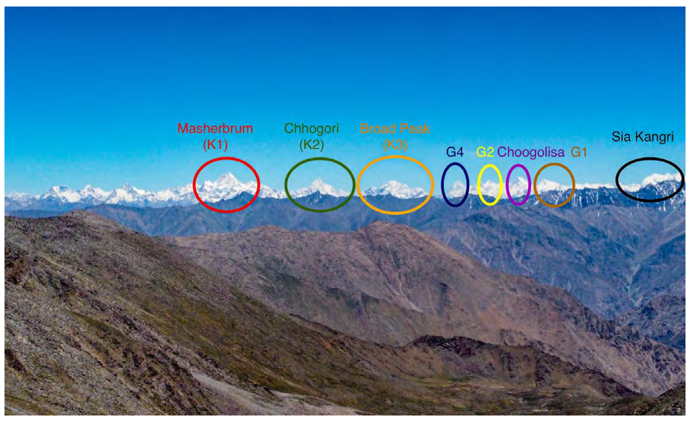

کون سے پہاڑ ہیں؟ ان کی پہچان کرنے کے لیے ہم نے مزید بلندی چڑھنے کا فیصلہ کیا۔ 15300 فٹ کی بلندی پر پہنچے تو جو منظر ہمارے سامنے آیا اس کے لیے ہم قطعی طور پر تیار نہ تھے۔

ہمارے سامنے سلسلہ کوہ قراقرم اور پاکستان کے بلند ترین پہاڑ ایک قطار کی صورت میں کھڑے تھے۔ میں اتنی دور سے بھی یہ چوٹیاں پہچان سکتا تھا۔ ہمارے سامنے پاکستان اور سلسلہ کوہ قراقرم کا بلند ترین پہاڑ چھغوری اپنے پورے وقار اور رعب و دبدبے کے ساتھ کھڑا تھا۔ پہاڑوں کا بادشاہ کہلانے والا یہ پہاڑ 8611 میٹر (28251 فٹ) بلندی کے ساتھ دنیا کا دوسرا بلند ترین پہاڑ ہے۔ چھغوری Karakoram کے پہلے حرف ''K'' کے مخفف سے K-2 کہلاتا ہے۔ K-2 کے ساتھ ہی بالترتیب براڈ پیک (8047میٹر K-3)، گیشیئر برم 4(7825 میٹر)، گیشیئر برم 3(7952 میٹر)، گیشیئر برم 2(8035 میٹر K-4)، چوغولیزا (7665 میٹر) اور گیشیئر برم 1(8068 میٹر K-5) دعوت نظارہ دے رہے تھے۔ ان کے ساتھ ہی سیہ کانگری اور بالتورو کانگری کی چوٹیاں بھی اپنی موجودگی ظاہر کر رہی تھیں۔

ان پہاڑوں کو دیکھنے کے لیے کوہ نورد ایک بھاری رقم خرچ کر کے 10دن کا پیدل سفر کر کے کنکارڈیا جاتے ہیں لیکن ہم جیسے کوہ نوردوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام تھا کہ معمولی رقم خرچ کر کے یہ منظر ہماری آنکھوں میں سما گیا تھا۔ اگرچہ اس منظر کے لیے ہمیں مسلسل اور دشوار چڑھائیاں چڑھنا پڑیں تھیں۔ بلند پہاڑوں کا یہ اس قدر سحر انگیز نظارہ تھا کہ ہم دم بخود رہ گئے۔ بھول گئے تھے کہ ہم ایک جھیل کی تلاش میں یہاں آئے تھے۔ مطلع صاف تھا۔ گہرے نیلے آسمان میں برف پوش سفید چوٹیاں اپنے جلوے بکھیر رہی تھیں۔ ہم گھنٹہ بھر یہیں بیٹھے رہے۔ ہم تب اٹھے جب عباس نے آکر یہ خبر سنائی کہ جھیل یہاں سے محض مزید 300 قدم کے فاصلے پر موجود ہے۔

یہ 300 قدم نہیں 300 چٹانیں تھیں جنہیں ہم نے چڑھنا تھا۔ بلند پہاڑوں کو دیکھ کر ہمارے حوصلے بھی بلند ہوگئے تھے۔ یہ 300 قدم کی بلندی اب ہمارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔ جلد ہی ہم کسورو جھیل پر اتر چکے تھے۔ اس جھیل سے K-2، براڈ پیک اور میشیئر برم نظر آرہی تھیں۔ دیگر چوٹیاں قریبی پہاڑوں کی اوٹ میں چلی گئیں تھیں۔

کسورو جھیل 15585 فٹ کی بلندی پر واقع ایک الپائن جھیل ہے جو رقبے کے اعتبار سے بھی ایک بڑی جھیل ہے۔ قراقرم کی خشک بلندیوں کے بیچ واقع نیلے پانیوں کی یہ جھیل کم و بیش 1.5 کلومیٹر لمبائی اور 800 میٹر چوڑائی کی حامل ہے۔ کسورو گاؤں سے اس کا فاصلہ تقریباً 16 کلومیٹر ہے۔ یہ ایک دشوار گزار پیدل سفر ہے جو مسلسل چڑھائی مائل ہے۔ کسورو گاؤں سے جھیل تک ہمارا یہ سفر ساڑھے 5 گھنٹے میں طے ہوا۔

کسورو جھیل پر 3 گھنٹے قیام کے بعد ہم واپس کسورو گاؤں اور یہاں سے موٹر سائیکل پر سفر کرتے ہوئے واپس سکردو پہنچ گئے۔ یہ سفر ہماری کتاب زندگی کے باب کوہ نوردی کا خوبصورت ترین صفحہ ہے۔ بلا شبہ یہ دن ہماری زندگی کا ایک یادگار دن تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

20؍ نومبر 1922ء دوشنبہ (سوموار) مطابق 29 ربیع الاول 1341 ہجری

صفحہ اول پر مکرم عبدالمغنی خان صاحب ناظر بیت المال کی جانب سے زیرعنوان ''جرمنی میں مسجد احمدیہ'' درج ذیل اعلان شائع ہوا ہے جو جرمنی میں مسجد کی تعمیر سے متعلق ہے۔

''بہت عرصہ سے جرمنی میں مسجد احمدیہ کے لیے خرید زمین و دیگر انتظام تعمیر کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اب ستمبر گزشتہ سے مولوی مبارک علی صاحب اس کام کے لیے وہاں تشریف لے گئے ہیں اور ان کا خط آیا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ 2 ایکڑ زمین خریدنے کا انتظام کر لیا ہے۔ ایکسچینج کی وجہ سے اس وقت خرید زمین اور طیاری مسجد کے لیے کُل خرچ کا اندازہ بیس ہزار روپیہ تک ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا منشاء مبارک ہے کہ بجائے جماعت میں عام تحریک کرنے کے چند دوست بہت جلد اس رقم کو پورا کر دیں تا کہ ایکسچینج کا فائدہ حاصل ہو سکے۔ یہ چندہ مسجد احمدیہ جرمنی کے نام پر 15؍ دسمبر 1922ء تک جمع ہونا چاہیے۔''

2؍فروری 1923ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس مسجد کی تعمیر کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ''میرا یہ منشاء ہے کہ جرمنی میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے کیونکہ یورپ میں لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کو یہ معلوم ہو گا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے۔ اس میں مسلمان عورتوں نے جرمنی کے نو مسلم بھائیوں کے لیے مسجد تیار کروائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو مسلمان عورتوں کے متعلق ہے کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے اور جب وہ مسجد کے پاس سے گزریں گے تو ان پر ایک موت طاری ہو گی اور مسجد با آوازِ بلند ہر وقت پکارے گی کہ پادری جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں کہ عورت کی اسلام میں کچھ حیثیت نہیں… پانچ ہزار کی زمین اور 45 ہزار عمارت پر خرچ آئے گا… پہلے لندن والی مسجد میں عورتوں کا دس ہزار چندہ تھا… اب عورتیں 50 ہزار روپیہ مسجد احمدیہ برلن کے لیے تین ماہ کے اندر دے دیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 1923ء، الفضل 8؍ فروری 1923ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مستورات نے خلافت کے ایک اشارے پر جس طرح اس تحریک پر لبیک کہا اس نے قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین کی یاد کو ایک بار پھر تازہ و زندہ کر دیا۔ گو کہ اس موقع پر خواتین کی اپنے امام کے حضور پیش کی گئی قربانیوں کی تفصیلی داستان تاریخ احمدیت حصہ بن کر قیامت تک محفوظ ہو چکی ہے اور یہاں اس کے تفصیلی ذکر کا موقع نہیں ہے لیکن مشتے از خروارے ایک مثال کا ذکر کر دینا غیر ضروری نہ ہو گا۔

اس موقع پر جہاں قادیان کی احمدی عورتوں نے تو اپنے قیمتی اموال اور طلائی زیور اپنے آقا کے قدموں میں لا کر رکھ دیئے وہاں خلافت احمدیہ کے عشق میں مخمور بیرون از قادیان احمدی خواتین نے بھی قربانی پیش کرنے میں ذرا دریغ نہ کیا۔ چنانچہ اس کا ایک معمولی سا تذکرہ تاریخ میں یوں ملتا ہے کہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی ایڈیٹر روزنامہ ''اتفاق'' دہلی نے یوں لکھا کہ ''جمعہ کی نماز جماعت دہلی خاکسار کے دفتر میں پڑھتی ہے جو لبِ سڑک واقعہ ہے۔ گزشتہ جمعہ کو خطیب نے حضرت اقدس کا خطبہ جو الفضل میں چھپا ہوا تھا سنایا۔ یہاں سوائے میری اہلیہ کے باقی تمام مرد تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ بعد نماز بیگم سے کہوں گا کہ مسجد کے لیے آپ اپنی پازیب دے دیں کہ اتنے میں دروازہ کی کھٹکھٹاہٹ میرے کان میں آئی اور میں گھر میں گیا جہاں وہ مصلّی پر بیٹھی خطبہ سن رہی تھیں اور اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کچھ بات نہیں کی اور اپنے گلے سے پنج لڑا طلائی ہار جو غالباً تین سو روپے کا تھا مجھے دے دیا جو میں نے اسی وقت خطیب صاحب کو لا کر دے دیا۔''

(الفضل 26؍ فروری 1923ء صفحہ 9)

مشیتِ ایزدی نہ تھی کہ اس زمانہ میں برلن میں مسجد کی تعمیر ہو۔ لہٰذا بعض رکاوٹوں کی وجہ سے اس کی تعمیر نہ ہو سکی اور مستورات کے مذکورہ بالا چندہ سے لندن کی مسجد تعمیر ہوئی۔ یوں بفضلہ تعالیٰ جو کام مسجد برلن کی تحریک کے ساتھ شروع ہوا تھا وہ مسجد لندن کی شکل میں اختتام پذیر ہوا جو سارے یورپ و انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی پہلی مسجد تھی اور مسجد فضل لندن کے نام سے موسوم ہے۔

صفحہ نمبر 2 پر حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی جانب سے ہفتہ وار رپورٹ لنگر خانہ شائع ہوئی ہے۔ جس میں آپؓ نے دورانِ ہفتہ لنگر خانہ تشریف لانے والے مہمانان کے اسماء اور لنگر خانہ کے اخراجات کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اس صفحہ پر ہفتہ وار رپورٹ صیغہ محاسب و بیت المال بھی شائع ہوئی ہے۔

از صفحہ نمبر 3 تا 13 حضرت مصلح موعودؓ کا ایک مفصل مکتوب شائع ہوا ہے۔ حضورؓ کا یہ مکتوب دراصل مولوی محمد علی صاحب کی ایک چٹھی کا جواب ہے۔

اخبار الفضل اس مکتوب کے بارہ میں لکھتا ہے کہ ''یہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے 6؍ نومبر کو تحریر فرمانا شروع کیا تھا جو دوسری مصروفیتوں کی وجہ سے 14 تاریخ کو مکمل ہوا۔ اس چند دن کی تعویق کی بناء پر ''پیغام'' نے اپنے 12؍ نومبر کے پرچہ میں ''یاد دہانی'' کے عنوان سے خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس رنگ میں جواب کا مطالبہ کیا ہے کہ گویا مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی ایسا وزنی پتھر ہے جس کا ہلانا ناممکن ہے۔ لیکن یہ جواب جو شائع ہو رہا ہے اس سے نہ صرف ''پیغام'' کو بلکہ خود مولوی محمد علی صاحب کو بھی پتہ لگ جائے گا کہ ان کا پھینکا ہوا پتھر کس طرح ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑ گیا ہے۔''

حضرت مصلح موعودؓ کا یہ مکتوب آنحضرت ﷺ کے مقامِ خاتمیت کے متعلق جماعتِ احمدیہ پر کئے گئے اعتراضات کا مبسوط جواب ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مکتوب میں مولوی صاحب کے اعتراضات کا بالترتیب جواب تحریر فرمایا ہے۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221120.pdf

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ نمائندہ الفضل آن لائن گھانا

کیپ کوسٹ یونیورسٹی (گھانا) میں جماعتی کتب کی نمائش

خدا کے فضل سے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے افراد اپنی بساط کے مطابق تبلیغ کرتے ہیں۔ سب کی ایک ہی کوشش ہے کہ کسی طرح دنیا کو اسلام احمدیت کا خوبصورت چہرہ دکھایا جائے۔ ایسی ہی ایک کوشش کیپ کوسٹ یونیورسٹی گھانا کے احمدی مسلم طلباء نے کی۔ انہوں نے یونیورسٹی کے احاطہ میں مورخہ 8-9؍ ستمبر کو جماعتی کتب کا ایک تبلیغی سٹال لگایا۔ سٹال پر جماعتی بینرز کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خوبصورت تصویر بھی آویزاں تھی۔

اس سٹال کے لئے گھانا میں ریویو آف ریلیجنز کے نمائندہ مکرم عبد الملک صاحب نے بھی کچھ کتب مہیا کیں۔

غیر احمدی اور عیسائی طلباء نے اس نمائش کا وزٹ کیا اور بعض طلباء نے سوالات بھی پوچھے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ ابورا زونل مشنری مکرم عبد الحمید سویری صاحب اور سرکٹ مشنری مکرم معلم احمد بواہنگ صاحب نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔

رپورٹ کے مطابق 32 طلباء نے نمائش کو وزٹ کیا۔ 17 طلباء نے اسلام احمدیت کے بارہ میں سوالات بھی کئے۔ آنے والے طلباء میں سے 13 طلباء ایسے تھے جن کے فون نمبرز لئے گئے تا کہ آئندہ بھی ان سے رابطہ رہے اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رہے۔

نمائش کے دوران اسلام احمدیت کے بارہ میں مختلف تبلیغی پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے جن کی تعداد 115 رہی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احمدی مسلم طلباء کو اس کارِ خیر کی بے حد جزاء عطا فرمائے اور ان کی اس مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION — Download on the App Store — ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

محمد اکمل۔ گیمبیا

چودھویں تربیتی کلاس ناصرات الاحمدیہ بانجل گیمبیا

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیمبیا کے ایک ریجن بانجل/کومبو کی مجلس لجنہ اماءاللہ کو امسال ناصرات الاحمدیہ کی تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

یہ دس روزہ تربیتی کلاس ملک میں سکولز سے موسم گرما کی تعطیلات کے دوران مؤرخہ 12/ اگست تا 21/ اگست 2022ء جماعت کی مرکزی جامع مسجد بیت السلام میں منعقد کی گئی۔

ناصرات کی رہائش کا انتظام مسجد کے ملحقہ ہال میں تھا۔ اس دس روزہ کلاس کا باقاعدہ آغاز ہر روز باجماعت نمازِ تہجد سے ہوتا رہا۔ ناصرات کی تعلیمی کلاسز بیت السلام مسجد میں منعقد ہوئیں جن کا دورانیہ روزانہ صبح آٹھ بجے سے دو بجے بوقت نماز ظہر تک پانچ گھنٹے رہا۔

کلاسز کے دوران مختلف مضامین کی تدریس کی گئی، جن کے عناوین درج ذیل ہیں۔

- یسرنا القرآن
- قرآن پاک کے 30ویں پارے کی تلاوت اور حفظ
- مخصوص احادیث و تشریح
- مختلف دعائیں
- دینی معلومات

ان مضامین کے علاوہ تمام شرکاء نے کلاسز کے دنوں میں مخصوص موضوعات پر مختلف مقررین کے لیکچرز میں شرکت کی جن سے ان کے علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اخلاق اور روحانی بہتری بھی ہوئی۔ کلاسز کے دوران پیش کئے گئے لیکچرز کے موضوعات درج ذیل ہیں:

- احمدیت کی صداقت قرآن اور احادیث کی روشنی میں
- گیمبیا میں احمدیت کا قیام
- حفظان صحت کے اصول
- جماعت کا مالی نظام اور تمام چندہ جات کا تعارف
- احمدیت کا سفر
- چند صحابیاتؓ کا تعارف
- اسلام اور احمدیت کے متعلق عمومی علم

چونکہ جسمانی ورزش یا کھیل کلاسز کا ایک اہم جزو ہے۔ لہٰذا تعلیمی کلاسز کے علاوہ ناصرات نے روزانہ کھیل اور ورزش میں بھی حصہ لیا۔

20/ اگست 2022ء کو کلاس میں پڑھائے گئے مضامین کے امتحانات منعقد کئے گئے اور اعزاز پانے والی ناصرات میں انعامات اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناصرات کی کارکردگی تسلی بخش رہی۔

اس دس روزہ تربیتی کلاس کا اختتام مؤرخہ 21/ اگست 2022ء کو ہوا۔ اختتامی تقریب کی صدارت نائب امیر و مشنری انچارج مکرم محمود احمد طاہر صاحب نے کی۔ اپنے اختتامی کلمات میں محترم مشنری انچارج صاحب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہمیں اچھی صحت اور زندگی کے ساتھ تربیتی کلاس کو کامیابی سے انعقاد کرنے کے قابل بنایا جو کہ گزشتہ دو سالوں سے کرونا کی وبا کی وجہ سے منعقد نہیں ہوسکی تھی۔ انہوں نے حصول علم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اور شرکاء پر زور دیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نمونے کو اپنانے کی کوشش کریں کیونکہ خواتین ہی معاشرے کی نگہبان ہیں۔ انہوں نے شرکاء کو کلاسز کے دوران حاصل کردہ اچھے معیارات کو برقرار رکھنے اور آنے والے سالوں میں مزید آگے بڑھنے کی کوشش کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آخر پر موصوف نے اجتماعی اختتامی دعا کروائی اور یوں یہ کلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اس کلاس میں کل 64 ناصرات نے شرکت کی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کلاس کے بابرکت اور دور رس نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

ایک سبق آموز بات

میں بڑی توجہ سے الفضل کا مطالعہ کر رہا ہوں

(خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایڈیٹر الفضل کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا:

بڑی توجہ سے الفضل کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ آپ کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ میں دعا میں اس نکتے کو یاد رکھتا ہوں کہ **الفضل کی زبان محض 32 دانتوں میں نہیں بلکہ 32 دشمن دانتوں میں گھری ہوئی عمدگی سے مافی الضمیر ادا کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔** اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت فرمائے۔ چشم بد دور۔

(الفضل 18/ جنوری 1989ء صفحہ 1)

مرسلہ: طیبہ طاہرہ

19/ نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:14	17:38
مدینہ منورہ		05:19	17:34
قادیان		05:35	17:27
ربوہ		05:15	17:07
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:57	16:10

فقہی کارنر

نماز پنجگانہ میں فرض رکعات کی تعداد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’کوئی مسلمان اس بات میں اختلاف نہیں رکھتا کہ فریضہ صبح کی دو رکعت ہیں اور مغرب کی تین اور ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار اور کسی کو اس بات میں اختلاف نہیں کہ ہر یک نماز میں بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو قیام اور قعود اور سجود اور رکوع ضروری ہے اور سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا چاہئے۔‘‘

(الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 87)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)